بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقالاتِ محرّم

حافظ محمد ابراہیم کمیرپوری رحمۃ اللہ علیہ

www.KitaboSunnat.com

ناشر: جامعہ انوار القرآن والحدیث بدر کالونی پتوکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

صاحبِ مقالات کے بارے میں چند باتیں

نذیر احمد اسد سندھو نزد چوک اہلحدیث بدوملہی ضلع نارووال

واقعہ کربلا تاریخ اسلام کا ایک ایسا سلگتا موضوع ہے کہ چودہ سو سال گزر جانے کے باوجود اس کی حدت آج بھی محسوس کی جارہی ہے۔ قصائد و حکایات کی دنیا میں تو یہ بہت سہل عنوان ہے مگر تحقیق وادب اور حقیقت سے لگاؤ رکھنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ حقائق اور خصوصاً تلخ حقائق بیان کرنا مشکل ہے اور خود ساختہ کہانیاں بیان کرنا کتنا آسان ہوتا ہے اسکی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ فریق اول کو باقاعدہ دلائل اور حوالہ جات پیش کرنا پڑتے ہیں اور فریق ثانی کے لیے ایسی کوئی پابندی نہیں ہوتی۔ ہمارے ممدوح حافظ محمد ابراہیم کمیر پوری رحمۃ اللہ علیہ نے بلاشبہ مشکل راستے کا انتخاب کر کے اس چیلنج کو قبول کیا ہے جس کی اہمیت صرف اہل علم ہی جانتے ہیں۔

''مقالات محرم الحرام'' دراصل حافظ صاحب کے وہ علمی مقالات ہیں جو انہوں نے مختلف اوقات میں اہل بیت کی عقیدت میں تحریر کیے۔ لیکن اصل کمال یہ ہے کہ عقیدت کی رو میں انہوں نے حقیقت کو فراموش نہیں کیا۔

حضرت حافظ صاحب جو کہ تقریباً ربع صدی تک جماعتی آرگن ''اہلحدیث'' اور دیگر جماعتی جرائد کے ایڈیٹر رہ چکے ہیں ان کی تحریر میں شگفتگی آسان الفاظ کا استعمال، موضوع کی چاشنی قائم رکھنا، جیسی خوبیاں قابل ذکر ہیں۔ وہ تقریباً بائیس سال تک ضلع نارووال کے ایک معروف قصبہ بدوملہی کی مرکزی اور قدیمی جامع مسجد قدس میں امام، مدرس اور خطیب رہے ہیں۔ ان کی تقریر کی حلاوت اور کشش دیکھیے کہ ہمارے دادا حاجی اللہ داد (جنہوں نے سات سو روپے زادِ سفر سے فریضۂ حج ادا کیا) صاحب کے خطاب کی چاشنی ہی کا ایک اور واقعہ ٹھیکیدار نذیر احمد مغل (جو کہ حافظ صاحب کے مقتدی تھے) بتاتے ہیں کہ میں ایک دفعہ مسجد قدس میں حافظ صاحب کا خطبہ جمعہ سننے کے لیے آیا تو میں نے دیکھا کہ ایک شیعہ مسجد قدس کی دیوار کے ساتھ لگ کر تقریر سن رہا ہے۔ مجھے دیکھ کر وہ جھینپ سا گیا۔ میں نے پوچھا کیا بات ہے؟ کہنے لگا یہ حقیقت ہے کہ حافظ ابراہیم کمیر پوری ہمارے مخالف گروہ سے تعلق رکھتے ہیں لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ان کی تقریر اوران کی باتیں مجھے اچھی اور سچ لگتی ہیں۔

حافظ صاحب کے بیٹے حافظ حسن محمود کمیر پوری نے مختلف موضوعات پر ان کے مقالہ جات یکجا کر کے چھپوانے کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے جو کہ مفید بھی ہے اور صدقہ جاریہ بھی۔ اللہ تعالیٰ اس سلسلے کو دونوں کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقالاتِ محرّم

حافظ محمد ابراہیم کمیر پوری رحمۃ اللہ

ناشر: جامعہ انوار القرآن والحدیث بدر کالونی پتوکی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

26397
اسارم

فہرست

عنوانات	صفحہ نمبر
عرض ناشر	8
پیش لفظ	13
خلفائے ثلاثہ کی مدح وثناء، آئمہ اہل بیت کی زبانی	15
مولانا علی رضی اللہ عنہ	16
امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ	19
امام محمد باقر رضی اللہ عنہ	20
محبان اہل بیت اور اسوۂ اہل بیت	22
اعمال اور رسومات	22
عقیدت مندوں کے اضافے	23
بدعات کا ظہور	24
شیعہ حضرات کے لئے مقام غور	24
شہادت حسین رضی اللہ عنہ	25
جزع وفزع	25

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیاہ لباس	28
ذوالجناح وغیرہ	28
اختلافات صحابہ رضی اللہ عنہ	29
خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہ کا مقام	30
محرم الحرام اور اس کے احکام!	33
اسلام دین کامل ہے!	33
خیرالقرون کے بعد	34
کتاب وسنت اور محرم الحرام	34
شہادت حسین رضی اللہ عنہ کا پس منظر	37
شہادت کے بعد سیاست	38
کرنا کیا چاہیے	39
اہل سنت واعظین سے	41
شیعہ بھائیوں سے	41
حادثہ کربلا سے متعلقہ شخصیات!	43
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یادگاریں	53
قرآن' سنت' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت!	53
غم حسین رضی اللہ عنہ اور مروجہ ماتم کی شرعی حیثیت	60
پس منظر	60
رضا کار کو شکایت	61

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدیر "اہلحدیث" کو گلہ	62
ہمارا مشورہ	63
اصل مسئلہ	65
بایں ہمہ	66
دین کامل	67
خدا کی رضا کیسے؟	67
ذات نبوی ﷺ اور مصائب	67
اسلام سے پہلے	68
اسلامی تعلیم	68
توحید کی تکمیل	69
اسوۂ حسنہ	69
سنی روایات	70
شیعہ لٹریچر سے	71
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ارشادات	73
شہید کربلا کی وصیت	75
ائمہ اہل بیت کا فرمان	75
امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ	76
امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ	76
ایک اور ارشاد	77

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ	78
اور سنئے	78
اتنے پر اکتفا	79
آمدم برسر مطلب	80
اصول گفتگو	80
اصول سے انحراف	80
پاروی صاحب کے دلائل	81
دلائل پر تبصرہ	82
مزید ارشادات	84
پتے کی بات	85
پاروی صاحب!	86
آخری سوال اور اس کا جواب	87
خاتمہ سخن	88
میرے محترم پاروی صاحب	89
معصوم غیر معصوم کی بیعت نہیں کرسکتا ایک نیا موقف اور اس کا جائزہ!	90
مروجہ ماتم اور اسلامی تعلیمات	101
اسوۂ حسنہ	101
سنی روایات	101

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیعہ لٹریچر سے	102
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ارشادات	104
شہید کربلا کی وصیت	107
ائمہ اہل بیت کا فرمان	107
امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ	107
امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ	108
ایک اور ارشاد	109
امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ	109

المكتبة الرحمانية
۹۹۔۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
19176
نمبر...................

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ ناشر

حضرت حافظ محمد ابراہیم کمیر پوری رحمۃ اللہ علیہ کی علمی تصنیف ''مقالاتِ محرم'' حاضر خدمت ہے۔

اس پر اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ اس نے اس گناہ گار کو یہ سعادت اور توفیق عطا کی عرصہ دراز سے یہ خواہش تھی کہ حضرت حافظ صاحب کی تحریرات کو قارئین تک پہنچایا جائے۔ کچھ سُستی اور کچھ مصروفیات رکاوٹ بنتی رہیں۔ اب یہ سلسلہ شروع ہوا ہے تو انشاء اللہ منقطع نہیں ہوگا۔

میں آپ کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کو قبول و منظور فرمائے۔ حافظ کمیر پوری رحمۃ اللہ علیہ کی جاری کردہ دینی دانش گاہ جامعہ انوار القرآن الحدیث پتوکی میں خدمت انجام دے رہی ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے بھی دُعاؤں کی درخواست ہے۔ اگر اس کتاب میں کوئی غلطی نظر آئے تو معاف کرتے ہوئے اس گناہ گار کو مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کو دور کیا جاسکے۔

میں محترم حافظ صلاح الدین یوسف کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کا مقدمہ تحریر کیا محترم میاں محمد افضل کا بھی مشکور ہوں کہ جن کی رہنمائی اور تعاون کے بغیر اس کتاب کی اشاعت ممکن نہ تھی۔

والسلام

دُعاؤں کا طالب

حسن محمود کمیر پوری

ناظم جامعہ انوار القرآن والحدیث بدر کالونی پتوکی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلوٰة والسلام علی رسوله الامين امابعد!

مقالات محرم کا تیسرا ایڈیشن آپ کے پیش خدمت ہے۔ عجز و انکساری اور مسرت کے ملے جلے جذبات کے ساتھ رب العالمین کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے یہ خدمت سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائی۔

حضرت حافظ محمد ابراہیم کمیر پوری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عالم، مناظر، محقق، خطیب، مصنف اور صحافی کی حیثیت سے بھرپور زندگی گزاری۔ صنعتی پاکستان جھنگ، تنظیم الحدیث لاہور اور ہفت روزہ اہلحدیث لاہور کی ادارت کی ذمہ داری ایک طویل عرصہ تک حضرت حافظ صاحب نے ادا کی۔

مصنف کی حیثیت سے آپ نے فسانہ قادیان، مرزا قادیانی کے دس جھوٹ، مولانا ثناء اللہ اور مرزا قربانی اور پرویزی دلائل جیسی تحقیقی کتابیں تحریر کیں۔ میں رب العالمین کا شکر گزار ہوں کہ اس نے توفیق عطا فرمائی کہ یہ تمام کتابیں عنقریب نئی آب و تاب کے ساتھ شائع ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہوگی ان شاء اللہ۔

زیر نظر کتاب ''مقالات محرم'' درحقیقت ۸ مقالوں پر مشتمل ہے جو حضرت حافظ صاحب نے مختلف اوقات میں تحریر کئے اور جو جماعتی جرائد میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شائع ہوئے۔ ان کی افادیت کے پیشِ نظر قارئین کے لئے کتابی شکل میں شائع کیا جارہا ہے۔

میں جناب محمد عامر اختر کا شکر گزار ہوں جنہوں نے بھرپور محنت اور دلچسپی لے کر اس کتاب کو آپ تک پہنچانے میں میری مدد کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اگر کتاب کی طباعت میں کوئی غلطی نظر آئے تو براہِ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں ان کو دور کیا جاسکے۔

میں آپ کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ حضرت حافظ صاحب مرحوم کی مغفرت کے لئے دُعا فرمائیں اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کی دینی خدمات کو قبول فرمائے۔

میرے لئے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس اشاعت کے سلسلہ کو قبول فرمائے اور اس کو جاری رکھنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

والسلام

دُعاؤں کا طالب

حافظ حسن محمود کمیرپوری

22-12-08

0300-411481

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مولانا حافظ محمد ابراہیم کمیر پوری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی) اپنے وقت کے ایک بلند پایہ عالم، عظیم محقق اور بے مثال خطیب تھے۔ اللہ تعالیٰ نے علم و فضل اور مطالعہ و تحقیق کی وسعتوں کے ساتھ بات کہنے اور کرنے کا سلیقہ بھی خوب عطا فرمایا تھا۔ علاوہ ازیں تحریر و انشاء کی صلاحیتوں سے بھی نوازا تھا اور ان سب پر مستزاد ذہن اخاذ، مزاج مناظرانہ اور اسلوب متکلمانہ تھا۔ اس لئے ان کی تقریر میں جہاں ایک طرف دریا کا سا ٹھہراؤ اور سکون ہوتا، وہاں دوسری طرف دلائل کے اعتبار سے سمندروں کا سا جوش و خروش اور تلوار کی سی کاٹ بھی ہوتی تھی۔ اس میں وعظ و نصیحت کا جمال بھی ہوتا اور باطل شکن جلال بھی، وہ اپنوں کے لئے دل آویزی کا مرقع ہوتی تو غیروں کے لئے گرز ا برز شکن بھی۔ یہ دو طرفہ خوبیاں بہت کم خطیبوں اور اہل علم میں ہوتی ہیں۔

ذلك فضل الله يوتيه من يشاء

ایں سعادت بہ زور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

مرحوم کا اصل میدان، گو تقریر و خطابت تھا۔ جس میں انہوں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی عظمت کے نقوش ثبت اور فتوحات کے جھنڈے نصب کیے، لیکن تحریر میں بھی وہ اپنے اقرار و اماثل میں ممتاز اور نمایاں تھے، یہی وجہ ہے کہ وہ "تنظیم الحدیث" لاہور اور ہفت روزہ "اہلحدیث" لاہور کے مدیر اعلیٰ بھی رہے۔ ان کے اداریے خاص طور پر بڑے اہم ہوتے تھے وہ اداریے کے لئے جس موضوع کا بھی انتخاب فرماتے، اخبار کی تشنگی داماں کو سامنے رکھتے ہوئے اس پر قدرے تفصیل سے روشنی ڈالتے اس لئے ان کے اداریے عام طور پر ایک مقالے کی صورت اختیار کر لیتے تھے۔

زیر نظر کتاب بھی مولانا مرحوم کے چند اداریوں ہی کا مجموعہ ہے جو شیعہ سنی اختلافات کے پس منظر میں لکھے گئے ہیں جن کا تعلق خاص طور پر ماہ محرم اور اس کی رسومات اور اس میں پیش آنے والے بعض واقعات سے ہے۔

ان میں مولانا مرحوم کی قوت استدلال کے ساتھ، اخلاص و خیر خواہی اور اتحاد و مفاہمت کا جذبہ بھی کارفرما ہے۔ ان رسومات محرم کے غیر شرعی ہونے اور داستان ہائے شجاعت کی بہت سی جزئیات وتفصیلات کے افسانوی ہونے میں کوئی شبہ نہیں' حتیٰ کہ فریق مخالف کی کتابیں بھی فاضل مصنف کی ہم نوائی پر مجبور ہیں (جن کے حوالے ان مقالوں میں موجود ہیں) اس کے باوجود مصنف کا قلم آگ نہیں برساتا' اس کا ذہن اشتعال میں نہیں آتا اور اس کی زبان شعلے نہیں اگلتی۔ کیوں؟ محض اس لئے کہ مصنف مفاہمت کا خواہاں ہے' مخاصمت کا نہیں اتحاد کا قائل ہے اور افتراق کا نہیں بعد کی خلیج پاٹنا چاہتا ہے، اسے وسیع کرنا نہیں۔

اور مختلف فرقوں میں مفاہمت اور اتحاد تب ہی ممکن ہے اور ان کا بعد قربت میں تب ہی تبدیل ہوسکتا ہے کہ ایک فریق اپنی بات اخلاص اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلائل کی قوت سے کہے اور دوسرا فریق اسے غور، توجہ اور دلائل کے ساتھ حق کو اپنانے کے ساتھ جذبے سے سنے۔ فاضل مصنف نے تو اپنا حق خیر خواہی ادا کر دیا ہے اور ان شاء اللہ عند اللہ سرخرو ہو گیا۔ کاش فریق ثانی کو بھی یہ توفیق میسر ہو کہ وہ حق کو اپنا لے اور آخرت میں سرخ روئی کا سامان مہیا کر لے۔

صلاح الدین یوسف
جامع اہلحدیث مدنی روڈ مصطفیٰ آباد، لاہور
یکم محرم الحرام 1421ھ
7 اپریل 2000ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

مولانا حافظ محمد ابراہیم کمیر پوری رحمۃ اللہ علیہ ملک کے علمی، تبلیغی اور دینی حلقوں کی جانی پہچانی شخصیت کے حامل ہیں۔ جماعت اہلحدیث کے مرکزی نظم میں ان کی قائدانہ خدمات سے جماعت کا ایک ایک فرد پوری طرح آگاہ ہے۔ موصوف مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے بانی اور پہلے سربراہ حضرت سیّد داؤد الغزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے دور سے آج تک مرکزی کابینہ کے رکن آرہے ہیں۔

حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر اللہ کا خاص احسان یہ ہے کہ انہیں ہندو دھرم، عیسائیت، شیعیت، بریلویت، پرویزیت اور دوسرے گمراہ فرقوں کے لٹریچر پر یکساں عبور حاصل تھا اور وہ جملہ مذاہب اور اسلامی فرقوں سے متعلقہ مضامین پر پوری خود اعتمادی کے ساتھ اظہار خیال کر سکتے تھے۔

اس پر مستزاد یہ کہ اللہ ربّ العزت نے انہیں تقریر کے ساتھ تحریر کے ملکہ سے بھی نوازا تھا۔ اس کا زندہ ثبوت ان کے بعض مطبوعہ رسائل کے علاوہ ان کے وہ مقالات ہیں جو وقتاً فوقتاً جماعتی جرائد اہلحدیث امرتسر، محدث دہلی، اہل حدیث سوہدرہ، الاعتصام، تنظیم اہلحدیث، رحیق اور مرکزی جمعیت اہلحدیث کے آرگن ہفت روزہ اہلحدیث میں شائع ہوتے رہے۔

ان رسائل و جرائد کے معزز قارئین خوب جانتے ہیں کہ جناب حافظ صاحب رحمہ اللہ جس موضوع پر قلم اٹھاتے تھے اس کے تمام پہلو زیر بحث لاتے اور موضوع کا پورا حق ادا کرتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ اخبارات میں محترم موصوفؒ کے جو مقالات اور مضامین شائع ہوئے ہیں ان کی تعداد یقیناً سینکڑوں سے متجاوز ہے۔

اخباری دنیا سے واقف حضرات جانتے ہیں۔ کہ مدیران اخبار بالعموم وقتی مسائل پر قلم اٹھاتے ہیں۔ ایسے مضامین کی حیثیت اگرچہ وقتی ہوتی ہے۔ تاہم ان کی یہی کاوش ہر دور کے حالات اور مسائل سمجھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

بایں ہمہ حافظ کمیر پوریؒ کے قلم سے بیسیوں مقالات معرض تحریر میں آئے جو انتہائی علمی ہونے کے ساتھ ساتھ عمدہ استدلال کے حامل ہیں اور مذکورہ مسائل سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے آج بھی اتنے ہی مفید ہیں جتنے وہ اس وقت تھے جب لکھے گئے۔

ہمارا ارادہ ہے کہ ان کے ایسے مضامین کو کتابی شکل دی جائے تاکہ وہ محفوظ ہو جائیں اور آنے والے طالب علموں کے لئے راہنمائی کا ذریعہ بنیں۔

ہم اپنے اس عزم کی تکمیل کے لئے سب سے پہلے ان کے ان آٹھ مضامین کا مجموعہ شائع کر رہے ہیں جن کا تعلق شیعہ سنی کے بنیادی اختلاف اور متنازعہ مسائل سے ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ مقالات علمی اور دینی حلقوں میں پسند کیے جائیں گے اور متعلقہ موضوعات سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے صحیح نتیجہ پر پہنچنے میں ممد و معاون ہوں گے۔ جملہ مضامین اپنی اپنی جگہ وسعت معلومات' عمدہ استدلال اور بحث و تمحیص کے معروف اور بنیادی اصولوں کے عین مطابق ہیں۔

ہم پورے اعتماد اور کامل مسرت کے ساتھ یہ علمی تحفہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں اور ان سے التماس کرتے ہیں۔ کہ وہ حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحب کی مغفرت کے لیے دعا کریں۔ ارحم الراحمین انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ناظم ادارہ اشاعۃ السنہ' بھلوال)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلفائے ثلاثہ کی مدح و ثناء

آئمہ اہل بیت کی زبانی

صدیق رضی اللہ عنہ عکس حسن کمال محمد ﷺ است	فاروق رضی اللہ عنہ ظل جاہ وجلال محمد ﷺ است
عثمان رضی اللہ عنہ ضیائے شمع جمال محمد ﷺ است	حیدر رضی اللہ عنہ بہار باغ خصال محمد ﷺ است
ایمان ما اطاعت خلفائے راشدین	اسلام ما محبت آل محمد ﷺ است

''آج مسلمانوں کا ایک گروہ جو اپنے آپ کو محب اہل بیت کہلاتا ہے۔ اس غلط فہمی میں مبتلا ہے کہ خلفائے ثلاثہ سے بغض و منافرت بھی ائمہ اہل بیت کی محبت کا جزو ہے۔ حالانکہ یہ سراسر غلط ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ اہل بیت نبوی کی محبت اور صحابہ کرام علیہم السلام کا احترام لازم وملزوم اور ہر مسلمان کے لئے سرمایہ سعادت ہیں۔ خود صحابہ کرام علیہم السلام آنحضرت ﷺ کے اعزہ واقارب سے بے حد محبت کرتے اور ان کی محبت کو وسیلہ نجات سمجھتے تھے۔ اسی طرح اہل بیت نبوی اور ائمہ اہل بیت آنحضرت ﷺ کے تربیت یافتہ حضرات کا بے حد وحساب احترام کرتے اور ان کو راہ ہدایت کے چراغ یقین کرتے تھے اور ان کی شان میں گستاخی کسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حال میں بھی برداشت نہ کرتے تھے۔

آج ہم خلفائے ثلاثہ کی مدح وثناء میں ائمہ اہل بیت کا اسوہ حسنہ اور ارشادات عالیہ پیش کرتے ہیں۔''

مولانا علی رضی اللہ عنہ:

امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند سے حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میرا گزر شیعہ کے ایک گروہ پر ہوا۔ جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ پر اعتراض کر رہے تھے اور ان کی توہین کے مرتکب ہو رہے تھے۔ میں سیدھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ تمام ماجرا کہہ سنایا اور عرض کیا کہ میرے خیال میں یہ لوگ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ آپ بھی ان حضرات کو ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ اگر انہیں یہ غلط فہمی نہ ہوتی تو وہ ان حضرات کی توہین کی جرات نہ کر سکتے .... اس پر مولانا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کی پناہ کہ میں ان حضرات کے متعلق اپنے دل میں کوئی برا خیال لاؤں۔ اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جو ان دونوں کے لئے ماسوائے ثنائے جمیل کے دل میں کوئی دوسرا خیال لائے۔ یہ دونوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر تھے۔''

پھر اس مجلس سے اس حال میں اٹھے کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ مسجد میں تشریف لائے اور اپنی سفید داڑھی کو پکڑے منبر پر بیٹھ گئے۔ کلمہ شہادت پڑھا اور فصاحت و بلاغت سے بھرپور خطبہ دیا اور بھرے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجتماع میں فرمایا کہ ''ان لوگوں کا کیا حال ہے جو قریش کے دو سرداروں اور مسلمانوں کے دو باپوں (بزرگوں) کی نسبت ایسی باتیں (اعتراض) کر رہے ہیں۔ میں ان سے قطعی بیزار اور ناراض ہوں بلکہ ان کی اس حرکت پر سزا دینا چاہتا ہوں۔ مجھے اس خدا کی قسم جس نے انسانی روح کو پیدا کیا اور دانہ پھاڑ کر انگوری کو اُگایا کہ مومن اور متقی ان دونوں سے محبت کرتے ہیں اور عاجز اور بدبخت ان سے بغض رکھتے ہیں۔ یہ دونوں آنحضرت ﷺ کے ساتھی اور صدق و وفا کے مجسمہ تھے۔ نہ یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی رائے کی بغیر کچھ کرتے اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ ان کی رائے کے بغیر کچھ کرتے تھے اور نہ ہی اس قدر کسی اور سے محبت رکھتے تھے .... رسول اللہ ﷺ اس جہان سے اس حال میں تشریف لے گئے کہ ان دونوں سے راضی تھے .... اور ان دونوں نے اس حال میں دنیا کو الوداع کہا کہ تمام مسلمان ان سے راضی تھے۔

ان میں سے ایک کو آنحضرت ﷺ نے اپنی آخری بیماری میں امام نماز مقرر فرمایا اور وہ آپ کی زندگی میں برابر نو دن امامت فرماتے رہے۔ آپ کی وفات کے بعد مسلمانوں نے انہیں اپنا ولی بنایا اور رضا و رغبت سے بلا جبر و اکراہ ان کی بیعت کی اور اپنی زکوٰۃ ان کے سپرد کرتے رہے اور میں خود اولاد عبد المطلب کی کراہت کے باوجود ان کی خدمت میں زکوٰۃ پیش کرتا رہا .... خدا کی قسم وہ حضور ﷺ کے بعد سب سے بہتر اُمت پر سب سے زیادہ مہربان' تقویٰ پرہیزگاری میں سب سے فائق اور اپنی عمر اور اپنے اسلام میں سب سے قدیم تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو شفقت و رحمت میں میکائیل اور حلم و وقار اور عفو و درگذر میں حضرت ابراہیم کا مثیل قرار دیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہ سیرت رسول ﷺ پر گامزن رہے اور اسی حال میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے والی ہوئے اور میں خود ان کی ولایت پر راضی تھا۔ انہوں نے تمام تر نظام حکومت رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے طریق پر چلایا اور وہ اس قدر ان دونوں کی نقش قدم پر چلے جیسے اونٹ کا بچہ اونٹنی کے قدم بقدم چلتا ہے .... خدا کی قسم! وہ کمزوروں کے لئے انتہائی رحیم و کریم تھے اور ظالم کے خلاف مظلوم کی پوری پوری حمایت کرتے تھے۔ انہیں اللہ کے دین میں کسی ملامت کا خوف نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حق ان کی زبان پر جاری فرمایا تھا اور صدق و صفاء ان کی امتیازی شان تھی۔ ہم سمجھتے تھے کہ ان کی زبان پر کوئی فرشتہ کلام کرتا ہے اور یہ عمر رضی اللہ عنہ وہ تھے جن کے اسلام سے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو عزت اور ان کی ہجرت سے دین کو طاقت بخشی مسلمانوں کے دل ان کی محبت سے لبریز کر دیئے اور منافقوں کے دل کو ان کی ہیبت سے بھر دیا۔ آنحضرت ﷺ نے ان کے مزاج کی سختی کو جبرائیل علیہ السلام سے تشبیہ دی۔ تم میں سے کوئی نہیں جو ان کی برابری کر سکے .... اللہ تعالیٰ ان دونوں پر رحمت کرے۔ اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جس کو مجھ سے محبت ہے وہ ضرور ان سے محبت رکھے اور جو ان سے محبت نہیں رکھتا وہ میرا بھی دشمن ہے اور میں بھی اس سے بیزار ہوں اور اگر میں نے اس معاملہ میں پہلے انتباہ کر دیا ہوتا تو آج تمہیں سخت ترین سزا دیتا۔ خبردار! اگر آئندہ مجھے معلوم ہوا کہ کوئی ان دونوں کی شان میں گستاخی کر رہا ہے تو میں اسے وہی سزا دوں گا جو اسلام میں مفتری کے لئے مقرر ہے .... خبردار! خوب توجہ سے سن لو کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ تمام امت سے بہتر ہیں۔ ان کے بعد اللہ ہی جانے کہ خیر و برکت کہاں ہے۔''

(تلبیس ابلیس ص ۱۰۰۔۱۰۱)

نوٹ: اس طویل روایت کا نفس مضمون نہج البلاغہ وغیرہ کتب شیعہ میں بھی مذکور ہے۔

امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ:

شیعہ مذہب کی مستند کتاب ''کشف الغمہ ص ۱۹۹'' میں ہے کہ:

عراق سے چند آدمی حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما (امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ) کے پاس آئے۔ اور انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شان میں کچھ نازیبا کلمات کہے۔ امام صاحب ان سے یوں گویا ہوئے۔

کیا تم ان مہاجرین سے ہو جن کی مدح اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں فرمائی ہے کہ وہ میرے لئے اپنے گھر بار اور مال و اموال سے نکال دیئے گئے ہیں اور وہ اس حال میں بھی میرے فضل اور میری رضا کے متلاشی ہیں۔ اللہ کے دین اور اس کے رسول ﷺ کی مدد کرتے ہیں اور اپنے دعویٰ ایمان میں سچے ہیں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ نہیں صاحب! ہم مہاجر نہیں ہیں .... پھر آپ نے ان سے پوچھا۔ کیا تم وہ انصار ہو جن کی مدح و ثناء ان الفاظ میں کی گئی کہ وہ ایمان میں کامل ہیں۔ مہاجرین سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو مال غنیمت وغیرہ سے جو کچھ دیا جاتا ہے۔ اس کے لئے ذرہ بھر خواہش اور طمع نہیں رکھتے۔ بلکہ مہاجرین کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں اور اپنی ضروریات کو قربان کرتے ہوئے ان کی ضرورت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوری کرتے ہیں .... عراقیوں نے کہا نہیں صاحب ہم انصار بھی نہیں ہیں۔ اس پر امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے اقرار کیا ہے کہ نہ تم مہاجر اور نہ انصار اور میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ تم وہ بھی نہیں جن کی شان ان الفاظ میں بیان ہوئی ہے۔ کہ ''بعد میں آنے والے مہاجرین اور انصار کے لئے دعائے مغفرت کریں گے اور خدائے بزرگ و برتر سے استدعا کریں گے کہ ہمارے دلوں کو مہاجرین وانصار کے بغض و عداوت سے پاک و صاف رکھے۔ لیکن تم ہو کہ سادات مہاجرین پر زبان طعن دراز کر رہے ہو .... میری مجلس سے نکل جاؤ خدا تمہیں اس جرم کی توہین کی سزا دے۔

امام محمد باقر رضی اللہ عنہ:

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کے ہم نشین جناب حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

مجھے سے محمد بن علی (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ''اے جابر! اہل عراق کی ایک جماعت جو ہم سے محبت جتاتی ہے۔ حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر زبان دراز کرتی ہے اور ان کا کہنا ہے کہ میں نے انہیں اس بات کا حکم دیا ہے۔ تم میری طرف سے ان کو یہ پیغام پہنچا دو کہ میں ان سے اللہ کے ہاں بری ہوں .... قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔ اگر میرے ہاتھ میں اقتدار ہوتا تو میں ان لوگوں کے خون سے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرتا (یعنی ان کو قتل کرنے سے اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیتا) مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ ہو۔ اگر میں ان دونوں بزرگوں (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کے لئے (حسب فرمانِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الٰہی) رحمت و مغفرت کی دعا نہ کروں۔ یہ دشمنان خدا ان دونوں کے مقام و مرتبہ سے بے خبر ہیں۔"

(صفۃ الصفوہ ج ۲ ص ۶۲)

(تنظیم اہلحدیث ۲۴ محرم ۱۳۷۹ھ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبان اہل بیت اور اسوۂ اہل بیت

اخلاقی' سیاسی اور معاشرتی خرابیوں کے خاتمہ کیلئے

مقام عزیمت کا احیاء ضروری ہے

اعمال اور رسومات:

دین و مذہب کے بارے میں جو چیزیں سب سے زیادہ فتنہ ثابت ہوئی ہیں۔ تاریخ ادیان کی روشنی میں ان میں حسب ذیل دو باتیں خصوصیت سے قابل ذکر ہیں:

دین و مذہب روحانیت کی ترقی اور دل و دماغ کے تزکیہ اور طہارت کے لئے جو اعمال تجویز کرتے ہیں وہ اصل مقصد کے لئے زینہ اور وسیلہ ہوتے ہیں۔لیکن کچھ وقت گزر جانے کے بعد ان اعمال کی اصل روح فنا ہو جاتی ہے اور یہ عبادات کی بجائے رسم اور ریت بن کر رہ جاتے ہیں پھر ان اعمال پر ظاہری التزام کے باوجود اصل مقصد (روحانیت کی ترقی اور تزکیہ نفس وغیرہ) حاصل نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ ''فنائے روح'' سے اس روحانی فیضان کے اکتساب کا وہ جذبہ مر جاتا ہے جو ان اعمال کا اصل مقصد ہوتا ہے۔ اس روح کے فقدان کے بعد یہ عبادت محض ایک عادت ہوتی ہے جس کو جوں کا توں پورا تو کر لیا جاتا ہے۔لیکن بات آگے نہیں بڑھتی اور ہمیں وہ اعمال بے جان دکھائی دیتے ہیں جو کسی وقت سب سے زیادہ جان آفرین اور ایمان بخش ہوتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انبیاء کرام علیہم السلام کی امتوں میں یہ دینی اور اخلاقی زوال اس وقت رونما ہوتا ہے جب ان کے نام لیوا ان کی تعلیم کا اصل جوہر فراموش کر دیتے اور بے روح عبادات کو مقصود بالذات سمجھ لیتے ہیں اور بالآخر یہ رسومات و عادات ہی عبادات کا نام اور مقام حاصل کر لیتی ہیں۔

عقیدت مندوں کے اضافے:

جس دوسری چیز نے ان روحانی اقدار اور اعمال کو رسوا کن رسومات کا مجموعہ بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے وہ عقیدت مندوں کے عقیدت مندانہ اضافہ اور حاشیے ہیں۔ اس سلسلہ کی بنیادی بات یہ ہے کہ عبادات جس سے روحانیت کے دروازے کھلتے ہیں۔ وہ اوّل تا آخر خدا اور اس کے پیغمبر کی بیان کردہ راہ عمل پر چلنے کا نام ہے۔ اس میں کسی بھی امتی کو خواہ وہ کتنے بڑے منصب کا حامل ہی کیوں نہ ہو دم مارنے کی اجازت نہیں اور کسی کو یہ حق نہیں کہ اس میں از خود کوئی ترمیم یا اضافہ کر سکے۔ بلکہ اس کا تمام تر انحصار وحی اور الہام پر ہوتا ہے اور اس سے اس وقت تک ہی فیض حاصل کیا جا سکتا ہے جب اسے جوں کا توں اپنایا جائے۔ جب اس "ملهم من الله" کی حقیقت پر کچھ اضافے اور ٹانکے لگائے جاتے ہیں اور اس کو ناقص یا ضرورت سے کم خیال کرتے ہوئے ماڈرن اور زمانے کے تقاضوں کے مطابق کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو وہ عبادت کی بجائے رسم، تزکیہ نفس کی بجائے ظلمت قلب، روحانیت میں اضافہ کی بجائے غارت گر روحانیت اور فوز و فلاح کی بجائے ضلال و خسران کا موجب بن جاتی ہے۔ روحانیت کے بارے میں انسانوں کے اضافوں کی حیثیت بعینہ ایسی ہوتی ہے جیسے کوئی حق تعالیٰ کو مشورہ دینے کی جرات کرے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوڑی ہوئی مکمل شریعت کو ناقص گردانے اور یہ بات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اظہر من الشمس ہے کہ ایسا کرنا خدائے بزرگ و برتر کی توہین اور آنحضرت ﷺ کے خاتم النبین ہونے کے انکار کے مترادف ہے۔

بدعات کا ظہور:

دنیا میں بدعات کا ظہور عقیدت مندوں کی انہیں خوش فہمیوں کا نتیجہ اور خدا کے کامل اور مکمل دین میں ترمیم وتحریف اسی کی ترقی یافتہ شکل ہے جو قوم یا گروہ اس مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے اس کو خدا اور رسول ﷺ کے فرمودہ (اصل اور بنیادی) اعمال سے زیادہ اپنے اضافے اور ایجادِ بندہ قسم کی رسمیں عزیز ہو جاتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اصل اعمال تو برائے نام رہ جاتے ہیں اور جو ٹانکے ہوتے ہیں وہ نمایاں ہو کر سامنے آ جاتے ہیں اور بعد میں آنے والی نسلیں ان اضافوں کو اصل قرار دے لیتی ہیں۔ خدا کی شریعت اور پیغمبر ﷺ کی تعلیمات پس پردہ چلی جاتی ہیں اور یہ بدعات اور رسومات دین و مذہب کی حیثیت سے معمول بن جاتی ہیں یا ان بے روح عبادات اور ان ننگ دین رسومات سے متنفر ہو کر اصل دین سے بیزار ہو جاتی ہیں ان کے علاوہ ان کی اس غلط روش کا اور کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوتا گویا!

حرم رسوا ہوا پیر حرم کی کم نگاہی سے

والا معاملہ ہوتا ہے۔

شیعہ حضرات کے لئے مقام غور:

جس مرض کی نشاندہی سطور بالا میں کی گئی ہے اس میں مسلمان کہلانے والے تمام مکاتب فکر کم وبیش مبتلا ہیں۔ لیکن شیعہ حضرات اس میدان میں سب سے آگے ہیں اور ان کے اضافے اور ان کی خوش فہمیاں دین اور ملت کے لئے سب سے زیادہ ابتلاء ثابت ہوئی ہیں .... مثلاً شیعہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلک کے لئے عقیدے کا بنیادی پتھر یہ ہے کہ اہل بیت نبوی کو دل سے چاہو اور ان کے احترام کو جان و دل سے زیادہ عزیز رکھو۔ ظاہر ہے کہ نہ یہ خواہش بے جا ہے اور نہ ہی یہ عقیدہ شیعہ کا امتیازی عقیدہ ہے بلکہ اس میں تمام اہل سنت شامل ہیں اور بہ استثنائے فرقہ خوارج تمام اہل اسلام اہل بیت کی محبت کو اپنے بنیادی عقائد میں شمار کرتے ہیں۔ لیکن شیعہ حضرات نے حب اہل بیت کے ساتھ شمع رسالت کے دوسرے پروانوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کی تحقیر بلکہ سب و شتم کو عبادت کا درجہ دے لیا ہے۔ آخر ان کے اس اقدام اور اس طرز عمل کو غیر دانشمندانہ اور خلاف اسلام کیوں نہ کہا جائے؟

آخر حب اہل بیت کے ساتھ یہ تبرا لازم و ملزوم کیوں سمجھ لیا گیا؟ پیغمبر ﷺ کے ساتھ نسب' قرابت اور خون کا تعلق رکھنے والے اگر ہماری عقیدت کا مرکز ہیں تو پیغمبر ﷺ کے رفقاء اور جان نثار ہمارے لئے کیوں قابل احترام نہیں؟ دونوں کا تعلق اسی پاک ذات سے ہے ایک ان کا عزیز ہے تو دوسرا جان نثار اور ہمارے لئے دونوں کا احترام اور دونوں کی محبت واجب!

شہادت حسین رضی اللہ عنہ:

اسی طرح شہادت حسین رضی اللہ عنہ کے سلسلہ میں اپنی تمام ہمدردیوں کو ان کے لئے وقف کر دیا جائے نہایت مستحسن فعل ہے لیکن اس ادّعا اور زعم کے باوجود اس کی یاد کو مخصوص دنوں پر اٹھا رکھا جائے اور سال کے بعد چند ایام میں کچھ بے روح سی رسمیں ادا کر لی جائیں لیکن جب ان کی طرح مقام عزیمت کو زندہ کرنے کی بجائے تقیہ کے بزدلانہ پہلو کو جزو ایمان بنا لیا جائے تو نہ یہ بات عقل و ہوش کو بھلی معلوم ہوتی ہے اور نہ ہی نتیجہ خیز! اہل بیت نبوی ﷺ سے عقیدت اور محبت اچھی بات ہے لیکن اس کی بنیاد درحقیقت ذات نبوی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ سے ان کا قریبی تعلق ہے لیکن اہل بیت کی محبت میں اتنی گرمجوشی کا مظاہرہ کہ اس ہنگامے میں خود نبی اکرم ﷺ کی ذات گرامی کی محبت اور ان کے احکام و فرامین کی تعمیل ثانوی چیز بن کر رہ جائے یا اس طفیلی قسم کی یادوں کے حوالے کر دیا جائے تو یہ عقیدت کیا ہوئی ننگ عقیدت ہو گئی ....

فمالکم کیف تحکمون؟

جزع وفزع:

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت بلااختلاف تاریخ اسلام کا ایک المیہ ہے اور کون مسلمان ہے جو اس شہادت کو حادثہ عظیمہ خیال نہیں کرتا اور ان کی مظلومانہ شہادت پر غم ناک نہیں ہوتا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ محرم کی مجالس میں کی جانے والی جزع وفزع کا قرآن اور صاحب قرآن کی نظر میں کیا مقام ہے اور خود شہید کربلا' نواسۂ رسول' لخت جگر فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا جو انان جنت کے سردار جناب حسین ابن علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ابناء و احفاد کا اپنا طرز عمل کیا ہے؟ کون نہیں جانتا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے جسم مبارک سے خون کے فوارے تو پھوٹے ہیں۔ انہوں نے میدان کربلا کو اپنے اور اپنے عزیزوں کے خون سے رنگین تو کیا ہے لیکن ارض کربلا ان کی آنکھ کے آنسوؤں کو ترستی ہی رہی۔ وادی کربلا کا ذرہ ذرہ ان کی جرات و استقامت کی شہادت تو دیتا ہے' لیکن ان کی پریشانی' گھبراہٹ اور ان کے آہ و بکا کا ثبوت مہیا کرنے سے قاصر ہے۔ وہ ایسا کیوں کرتے؟ کیا ان کی تربیت پروردہ صبر و رضا حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی گود میں نہ ہوئی تھی۔ جنہیں ان کے والد بزرگوار ﷺ نے ان کی زندگی میں پیش آنے والے عظیم حادثہ کے سلسلہ میں بطور خاص وصیت کی تھی۔ یعنی خود اپنی وفات کے موقع پر جزع وفزع کرنے سے سختی سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روکا تھا اور شیعہ مورخ مولانا باقر مجلسی کی روایت کے مطابق ان الفاظ میں تلقین کی تھی۔

''ابن بابو یہ بسند معتبر از امام محمد باقر و امام جعفر صادق روایت کردہ است کہ حضرت رسول خدا ﷺ در ہنگام وفات خود با حضرت فاطمہ گفت کہ جوں من بمیرم روئے خود را برائے من مخراش وگیسوئے خود را پریشان مکن واویلا مگو برمن نوحہ مکن و نوحہ گراں را مطلب۔ اے فاطمہ گریہ مکن وصبر پیشہ کن۔''

(حیات القلوب ج ۲ ص ۶۸۷)

ترجمہ: حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ بسند معتبر بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اپنی وفات کے وقت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو بلا کر فرمایا: ''میری وفات پر اپنا چہرہ نہ نوچنا' بال نہ بکھیرنا' واویلا نہ کرنا' نوحہ نہ کرنا اور نہ ہی نوحہ کرنے والیوں کو بلانا۔ اے فاطمہ رضی اللہ عنہا رونا نہیں صبر کرنا۔''

اس آغوش میں تربیت پانے والے صاحبزادے (حسین رضی اللہ عنہ) کا طرہ امتیاز اگر ہو سکتا ہے تو عزیمت و استقامت ہی ہو سکتا ہے نہ کہ آہ و بکا اور نالہ وشیون! مقام افسوس ہے کہ جس چیز کو آنحضرت ﷺ نے ممنوع قرار دیا اس کو شیعہ حضرات نے عین سعادت بلکہ عبادت قرار دے لیا۔ بالفاظ دیگر جس مقام کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقام تسلیم و رضا تصور کیا اس کو انہوں نے رو پیٹ کر گنوا دیا۔ اب آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ اصل مقام کیا تھا اور بات کہاں تک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچی؟

سیاہ لباس:

سیاہ لباس دراصل زندگی کے تاریک پہلوؤں سے مانوس ہونے کی علامت ہے اور یہ کسی مسلک اور مکتب فکر کیلئے نیک فال نہیں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ سے ائمہ اثنا عشر تک سب نے اس کی مذمت کی ہے۔ شیعہ کے چھٹے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ (جن کی روایات پر اس مذہب کا انحصار ہے) کو سیاہ لباس سے اتنی نفرت تھی کہ انہوں نے واضح الفاظ میں اس کے پہننے سے منع فرمایا اور اسے اہل دوزخ اور فرعون کا لباس قرار دیا ہے۔ شیعہ ہی کی صحاح اربعہ میں (''من لا یحضرہ الفقیہ'' ج ا ص ۱۶۲۔۱۶۳ پر) امام موصوف کے یہ الفاظ تاہنوز موجود ہیں۔ آپ ایک سائل کے جواب میں فرماتے ہیں کہ:

"لا تصل فيها فانها لباس اهل النار وقال امير المومنين رضی اللہ عنہ فيما علوم اصحابه لاتلبسوا السواد فانه لباس فرعون"

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے زندگی کے تاریک پہلو کو روشن کرنے کے لئے ہی سر دیا تھا مگر یہ لوگ ہیں کہ اسی تاریکی اور سیاہی کو اپنے لئے اوڑھنا بچھونا بنائے بیٹھے ہیں۔ جس کو انہوں نے اپنے خون سے دھونے کی کوشش کی تھی۔ اس کے علاوہ نفسیات کا یہ طے شدہ مسئلہ ہے کہ انسان پر اس کے لباس کا بھی خاص اثر پڑتا ہے۔ اب آپ ہی بتائیں کہ سیاہ لباس تاریکی اور سیاہی کے بغیر اپنے پہننے والوں کو کیا دے سکتا ہے؟

ذوالجناح وغیرہ:

یہ انسان کی فطری کمزوری اور نفسیاتی بیماری ہے کہ جب وہ مکارم حیات کے کسی خوبصورت پہلو کو داخلی طور سے اپنی قامت حیات (عملی زندگی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر فٹ کرنے کی بجائے خارجی طور پر ان کی یادگاریں قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے تو یہ طرز عمل اس کے لئے وبال جان بن جاتا ہے۔ وہ خارجی شبیہ سے اس قدر مانوس ہو جاتا ہے کہ اس کو صحیح صورت میں اپنی زندگی پر نافذ کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کرتا اور یہی رسم و رواج بے عملی کو جنم دیتا ہے اور جس قوم کو یہ روگ لگ جاتا ہے وہ اس دنیا میں کوئی بھی قابل فخر کردار سرانجام دینے کے قابل نہیں رہتی۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس قسم کی ''شبیہ'' قائم کرنے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ ''من لایحضرہ الفقیہ'' سے ہی پتہ چلتا ہے کہ:

''قال امیر المومنین من جد دقبرا او مثل مثالا فقد خرج من الاسلام''

(جلد ا ص ۱۲۰)

جس نے قبر کی شبیہ بنائی وہ اسلام سے خارج ہوا .... یہ اسی لئے فرمایا کہ اسلام عملی شبیہ کا نام ہے جو اس کی بجائے خارجی اور نقلی شبیہوں پر قناعت کر لیتا ہے اس کا حقیقت اسلام سے کیا تعلق؟

اختلافات صحابہ رضی اللہ عنہ:

محرم کی مجالس میں اختلافات صحابہ کو اس رنگ آمیزی سے بیان کیا جاتا ہے کہ ان سے محبت کی بجائے نفرت کے جذبات ابھریں ہم تسلیم کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں مناقشات ہوئے اور نوبت قتل و قتال تک پہنچی لیکن یہاں دو باتیں ہر آن یاد رہنی چاہئیں:

اوّل: صحابہ رضی اللہ عنہ کے ان مناقشات اور باہمی تنازعات کی تفصیلات تاریخی حیثیت سے قابل وثوق نہیں جبکہ ان کے فضائل و مناقب نصوص قرآنی'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث متواترہ اور کتب معتبرہ فریقین سے ثابت ہیں۔

دوم: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ان مناقشات کی بنیاد کفر و ایمان نہیں بلکہ باہمی غلط فہمیاں اور شکر رنجیاں تھی اس کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جنگ صفین کے بعد اپنے ایک گشتی مراسلہ میں واضح الفاظ میں فرمایا کہ ''دم عثمان رضی اللہ عنہ کے جھگڑے کے سوا ہمارے درمیان اور کوئی اختلاف نہیں یہاں تک کہ دین و ایمان کے تمام مراحل میں ہم ''دونوں فریق'' ایک جیسے ہیں ہم میں سے کسی کو دوسرے پر ''اصل اسلام میں'' کوئی برتری حاصل نہیں۔''

''نہج البلاغہ'' میں حکومت مرتضوی کا یہ فرمان ان الفاظ میں منقول ہے:

''کتبه الی اهل الامصار یقتص فیه ماجریٰ بینه و بین اهل صفین و کان بداء امرنا انا التقینا والقوم من اهل الشام والظاهر ان ربنا واحد ونبینا واحد ودعوتنا فی الاسلام واحدة لا نستزیدهم فی ایمان باللہ تصدیق رسوله ولا یستزیدوننا الامر واحد الاما اختلفنا فیه من دم عثمان و نحن منه براء''

(مطبوعہ تبریز' ص ۱۸۷)

لیکن افسوس کہ شیعہ حضرات کا رویہ اہل شام کے معاملہ میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے قطعی مختلف نہیں بلکہ متضاد ہے۔

خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہ کا مقام:

خلیفہ چہارم جناب علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے سے پہلے خلفاء حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سلسلہ میں وقتاً فوقتاً جن خیالات عالیہ کا اظہار فرمایا ہے۔ وہ آپ کی عالی ظرفی'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوہر شناسی اور حقیقت پسندی کی بہترین دلیل ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

"اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نصرت و حمایت کے لئے خصوصی اعوان و انصار (مددگار) منتخب فرمائے اسلام میں ان کا جو مرتبہ تھا اس کے مطابق آپ ﷺ کے حضور ان کی نشستیں تھیں۔ جیسا کہ آپ کا عقیدہ ہے۔ اسلام میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک سب سے افضل ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور وہی آپ ﷺ کے جانشین ہیں۔ ان کے بعد ان کے جانشین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔ بخدا اسلام میں ان کا مقام بہت عظیم ہے اور ان (شہادت) کا صدمہ بڑا کاری زخم ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنا رحم و کرم کرے اور ان کو ان کے اعمال کا سب سے بہتر بدلہ دے۔" آپ کے الفاظ یہ ہیں:

"انه كتب الى معاوية ان الله اجتبى من المسلمين اعوانا ايدهم به فكانوا في منازلهم عنده على قدر فضائلهم في الاسلام وان افضلهم كان في الاسلام كما زعمت و انصحهم الله ولرسوله الخليفة الصديق رضی اللہ عنہ ثم خليفة الفاروق رضی اللہ عنہ ولعمري ان مكانهما في الاسلام لعظيم وان المصاب بهما في الاسلام لجرح شديد فرحمهما الله و جزاهما باحسن ما عملا"

(ابن میثم فی شرح نہج البلاغۃ)

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"دن کے پہلے پہر آسمان سے اعلان ہوتا ہے۔ کہ سنو! حضرت علی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضی اللہ عنہ اور ان کے متبعین کامیاب ہیں اور پچھلے پہر فرشتہ یہ اعلان کرتا ہے کہ سنو! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے متبعین لوگ کامیاب ہیں۔"

اصل الفاظ ملاحظہ فرمایئے:

"ینادی مناد من السماء اول النهار الا ان علیا و شیعة هم الفائزون وینادی مناد آخر النهار الا ان عثمان و شیعة هم الفائزون"

(فروع کافی ج ۳ ص ۱۴۶)

ان تمام بیانات سے یہ بات پوری طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور خانوادہ نبوت کے دوسرے بزرگوں کو خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاصی عقیدت تھی اور وہ ان کے مقام و مرتبہ کے پوری طرح معترف تھے۔ اس کے علاوہ خود امیر المومنین رضی اللہ عنہ اہل شام (معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں) کو اپنی طرح مسلمان سمجھتے تھے اور ان کی سرکاری پالیسی یہی تھی کہ انہیں سب و شتم نہ کیا جائے۔ نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے اخلافِ کبار (امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ وغیرہم) ان تمام امور کو ناپسند کرتے تھے۔ جنہیں آج ان کے نام لیوا حضرات نے مذہبی رنگ دے کر مقصود بالذات بنا لیا ہے اور شہدائے کربلا سے محبت اور عقیدت کا تقاضاء جزع و فزع نہیں بلکہ ان کے مقام عزیمت کا احیاء اور راہ حق میں ان کے صبر و استقامت کا مظاہرہ ہے۔

(ہفت روزہ اہلحدیث ۱۶/ ۲۳ دسمبر ۱۹۷۷ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محرم الحرام اور اس کے احکام!

شہادت حسین رضی اللہ عنہ سیاست کی نذر ہو گئی!

اسلام دین کامل ہے!:

یہ امر ہر قسم کے شک و شبہ اور ادنیٰ سے ادنیٰ اختلاف سے بالا ہے کہ اسلام ایک مکمل، جامع اور محفوظ دین ہے۔ یہاں ان تمام ضروری احکام اور ہدایات کا ذخیرہ کتاب و سنت کی شکل میں محفوظ ہے جس کے عمل و احترام سے انسانیت کی فلاح و بہبود وابستہ ہے اور جن پر عمل پیرا ہونے سے دنیا کی کامیابی اور آخرت کی نجات کا حصول یقینی ہے۔

اسلام محض چند عقائد اور مراسمِ عبادت کا نام نہیں بلکہ اسلام اللہ احکم الحاکمین کے احکام اس کے صادق مصدق پیغمبر ﷺ کے ان اقوال و افعال کا مجموعہ ہے جس میں جینے اور مرنے، شادی اور ماتم، گھر اور بازار انفرادی اور اجتماعی، دیوانی اور فوجداری، صلح اور جنگ غرضیکہ پوری انسانی زندگی کے لئے ایک متوازن، معتدل اور قابل عمل ضابطہ حیات موجود ہے۔

یہی وجہ ہے کہ یہاں نہ صرف عمل و اتباع کا مطالبہ کیا گیا ہے بلکہ ان احکام و فرامین پر معمولی سے معمولی اضافہ کو بدعت اور تحریف قرار دیا گیا ہے اور اگر کسی حکم کے ترک پر مواخذہ سے ڈرایا ہے تو اس سے کہیں زیادہ اپنے نو ایجاد رسم و رواج کو دین بنا لینے کی مذمت کی گئی ہے اور احداث فی الدین کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام اقسام کو بدعت اور گمراہی سے تعبیر کرتے ہوئے کل ضلالة فی النار کی وعید سنائی ہے۔

خیر القرون کے بعد:

لیکن افسوس کہ عہد خلافت راشدہ اور قرون خیر کے بعد قوم مسلم کی نادانی' اہل عجم کی سازش اور غیر اقوام کی نقالی سے بدعات کا اس قدر زور ہوا اور دین حق میں اس قدر اضافے کر دیئے گئے کہ ایک اجنبی اور نووارد کے لئے اصل اور نقل کی نہ صرف پہچان مشکل ہو گئی بلکہ نقل کو کچھ اس طرح بنا سنوار کر پیش کیا گیا کہ اس پر اصل کا گمان ہونے لگا اور پھر غربت اسلام کا وہ دور آیا کہ ان بدعات کو سرکاری سرپرستی حاصل ہوئی اور ان کے موجد اور عامل سرکار و دربار میں چھا گئے اور اہل حق کو ابتلا و مصائب کا سامنا کرنا پڑا اور اکثر ایسا ہوا کہ علماء سوء' نے ملوکیت کا سہارا لے کر اہل حق کو جام شہادت نوش کرنے پر مجبور کر دیا۔ تاریخ اسلام میں ایسی ہزاروں مثالیں موجود ہیں کہ علمائے حق اور بزرگان سلف نے اپنے آپ کو قید و بند' جلا وطنی اور شہادت کے لئے تو پیش کر دیا لیکن ہمہ قسم ترغیب و تحریص کے باوجود کسی بدعت کو دین کہنے کے لئے تیار نہ ہوئے۔

کتاب و سنت اور محرم الحرام:

آیئے ذرا کتاب و سنت کی روشنی میں اپنے ان اعمال و افعال کا جائزہ لیں جنہیں ہم دین اور مذہب کے نام پر سن ہجری کے آغاز (ماہ محرم) میں سرانجام دیتے ہیں۔

سب سے اول یہ امر ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ مہینہ انتہائی عظمت و احترام کا حامل ہے اور ان چار مہینوں میں سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ہے جنہیں اشھر حرم (یعنی عزت وحرمت کے مہینے) جیسے ممتاز لقب سے نوازا ہے اور بعض علماء سلف کی تحقیق کے مطابق اس مقدس ماہ میں خدا تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا کئی بار ظہور ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے کئی برگزیدہ پیغمبروں کو اپنے فضل واحسان سے اسی ماہ محرم میں نوازا۔

لیکن ان تمام فضائل ومحاسن کے اعتراف کے باوجود ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم اللہ ربّ العزت اور اس کے پیغمبر ﷺ کے احکام کی تعمیل کریں اور کتاب وسنت سے ہی یہ معلوم کریں کہ ہمیں اس ماہ محرم کا احترام کس انداز سے کرنا چاہئے اور جو کچھ ثابت ہو جائے اس پر شرح صدر سے عمل کریں اور جو بات پایہ ثبوت کو نہ پہنچے اس سے کامل پرہیز اور قطعی احتراز کریں۔

قرآن مجید نے ماہ محرم کو عزت اور حرمت کا مہینہ قرار دیتے ہوئے اس میں جہاد اور قتال کی ممانعت فرمائی ہے اور کوئی اسلامی حکومت اس مہینے میں جہاد فی سبیل اللہ کا آغاز اس وقت تک نہیں کرسکتی جب تک کہ کافر حکومت اپنی جارحانہ کاروائی سے اسے اس کام کے لئے مجبور نہ کر دے۔ اس کے علاوہ آنحضرت ﷺ سے اس مہینہ میں اعمال کی فضیلت اور ترغیب ثابت ہے۔ صحیح اور مسند احادیث کی روشنی میں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

افضل الصیام بعد شهر رمضان شهر الله المحرم ○

”یعنی رمضان کے فرضی روزوں کے بعد محرم الحرام کے روزوں کا ثواب بہت زیادہ ہے۔“

آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کے بعد آپ کے عمل کی تفصیلات یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ آپ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہود اس ماہ محرم کی دس تاریخ کو روزہ رکھتے تھے اور ان کے نزدیک یہ دن انتہائی قابل تعظیم تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا ما هذا اليوم الذى تصومونه تم لوگ اس دن کا روزہ کیوں رکھتے ہو یہود نے جواب دیا.......... هذا يوم عظيم انجى الله موسى و قومه و اغرق فرعون و قومه فصامه موسى شكر افنحن نصومه

یہ دن بڑی عظمت اور شان کا حامل ہے۔ اس دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس دن شکرانے کے طور پر روزہ رکھا اس لئے ان کی اتباع میں ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

نحن احق و اولى بموسى منكم ○

''ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تم سے کہیں زیادہ قریب ہیں۔''

پھر حضور ﷺ نے دس محرم کا روزہ خود بھی رکھا اور صحابہ رضی اللہ عنہ کو بھی حکم دیا۔ بعض احادیث میں یہ بھی ہے کہ یہود اس دن کو عید مناتے' نئے لباس پہنتے اور جوش و خروش کا مظاہرہ کرتے۔ لیکن حضور ﷺ نے صرف روزہ کو بحال رکھا' باقی امور کی حوصلہ افزائی نہیں فرمائی۔ اس کے علاوہ آپ ﷺ نے زندگی کے آخری دور میں فرمایا کہ اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو دس محرم کے ساتھ میں نو یا گیارہ محرم کو روزہ رکھوں گا اور صحابہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی فرمایا کہ یہود کی مخالفت کرو اور عاشورہ سے قبل یا بعد ایک اور روزہ رکھو آپ نے اس روزے کی فضیلت کے سلسلے میں ایک اور سوال کا جواب دیتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے فرمایا:

یکفر السنة الماضیة

یعنی اس سے گذشتہ سال کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

حاصل کلام یہ کہ اس مبارک ماہ یا یوم عاشورہ کو باقی مہینوں اور ایام پر جو امتیاز حاصل ہے وہ صرف روزے سے ہی متعلق ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے امور خیر کی نسبت جس قدر احادیث بیان کی جاتی ہیں' ماہرین فن حدیث نے انہیں صحیح نہیں سمجھا۔ انتہاء یہ کہ بعض احادیث سرے سے موضوع ہیں اور اکثر کی نسبت شارع علیہ السلام کی طرف صحیح نہیں۔ اس لئے ان موضوع اور ضعیف احادیث سے ثابت شدہ مسائل سے احتراز کرنا چاہیے۔ پس ان ایام میں مخصوص قسم کے کھانے پکانا' صدقہ خیرات کرنا لنگر اور سبیلیں لگوانا اور ماتم وغیرہ قسم کے تمام امور بدعت اور ناجائز ہیں۔

دین کی تکمیل اور آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد اس مہینے میں کئی اہم واقعات پیش آئے۔ جنہوں نے اُمت محمدیہ ﷺ اور تاریخ اسلام پر گہرے اثرات ڈالے لیکن ان تمام حوادث کا اس ماہ محرم کی فضیلت سے کوئی تعلق نہیں اور اس کے نتیجے میں خاص افعال ادا کرنا کتاب و سنت میں اضافہ کے مترادف ہے۔

شہادت حسین رضی اللہ عنہ کا پس منظر:

اس قسم کے حوادث میں جگر گوشہ رسول حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی مظلومانہ شہادت سرفہرست ہے۔ تفصیل اس اجمال کی اس طرح ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد شیعان علی رضی اللہ عنہ اور اہالیان کوفہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر بیعت کر لی لیکن حضرت حسن رضی اللہ عنہ انتہائی معتدل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزاج اور اپنے نانا کے فرمان کے مطابق صلح کے شہزادہ تھے اس کے علاوہ اپنے والد محترم کے دور میں اہل کوفہ کی ''جانبازی'' اور ''اطاعت شعاری'' سے پوری طرح واقف ہو چکے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی باہمی جنگ وقتال میں امت کا خون خرابہ بچشم خود ملاحظہ فرما چکے تھے اس لئے چند ماہ بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں خلاف سے دست بردار ہو گئے۔ لیکن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اس صلح کے لئے آمادہ نہ تھے اور نہ ہی اس پسند فرماتے تھے لیکن بڑے بھائی کے جبر و اکراہ سے بالآخر وہ بھی اس صلح میں شریک ہو گئے۔

شیعان علی رضی اللہ عنہ نے ان حالات سے فائدہ اٹھانے کی پوری کوشش کی اور اسی موقع پر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو خلافت کی پیشکش کی لیکن آپ نے اسے کسی دوسرے موقع کے لئے ملتوی کر دیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے انتقال اور یزید کی خلافت کے ابتدائی دنوں میں اہالیان کوفہ نے جناب امام حسین رضی اللہ عنہ کو پھر خلافت کی پیشکش کی اور اس سلسلے میں اپنی پوری وفاداری کا یقین دلایا۔ اس موقع پر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ان کے کہنے میں آ گئے اور کوفہ کا سفر اختیار کیا لیکن افسوس کہ راستے میں یزید حکومت کے گورنر ابن زیاد کی افواج سے مقابلہ ہوا اور جن شیعان علی رضی اللہ عنہ نے جناب کو بلایا تھا۔ انہوں نے ہی مخالف فوج میں شامل ہو کر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ان کے متعدد ساتھیوں اور ان کے بچوں کو کربلا کے میدان میں شہید کر دیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون○

شہادت کے بعد سیاست:

یہ امر بلاشبہ صحیح اور درست ہے کہ آپ کی شہادت انتہائی المناک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ جس پر جس قدر افسوس کیا جائے کم ہے۔ لیکن افسوس کہ بنو امیہ کی حکومت کے بعد کی حکومت نے اس دردناک شہادت سے سیاسی فائدہ اٹھانا شروع کر دیا اور انہوں نے اس حادثہ فاجعہ پر اپنے قصر اقتدار کی دیواریں مستحکم کیں اور شہادت حسین رضی اللہ عنہ کو اس قدر اہمیت دی کہ ان کے والد محترم اور ان کے بیشتر و حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت بے وقعت ہو کر رہ گئیں۔ حالانکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت بے دردی میں اور حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادتیں اپنے دور میں نتائج کی حیثیت سے اپنی نظیر آپ تھیں۔

کرنا کیا چاہیے:

یہی وہ حقیقت ہے جسے آٹھویں صدی کے مجدد حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل (ابن کثیر) دمشقی نے البدایہ و النہایہ میں شہادت کی تفصیلات بیان کرنے کے بعد یوں بیان فرمایا ہے:

> لکل مسلم: ینبغی له ان یحزنه قتله رضی الله تعالی عنه فانه من سادات المسلمین و علماء الصحابة وابن بنت رسول الله ﷺ التی هی افضل بناته وقد کان عابدا و شجاعا و سخیا' ولکن لایحسن ما یفعله الشیعة من اظهار الجزع الحزن الذی لعل اکثره تضع و ریاء وقد کان ابوه افضل منه فقتل' وهم لا یتخذون مقتله ماتما کیوم قتل حسین رضی اللہ عنہ فان اباه قتل یوم الجمعة وهو خارج الی الصلوة الفجر فی السابع عشر من رمضان سنة اربعین' و کذالك عثمان رضی اللہ عنہ کان افضل من علی رضی اللہ عنہ عند

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اهل السنة والجماعة وقد قتل وهو محصور فی دارہ فی ایام التشریق من شهر ذی الحجة سنة ست وثلاثین وقد ذبح من الورید الی الورید' ولم یتخذ الناس یوم قتله ماتما و کذلك عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وهو افضل من عثمان و علی رضی اللہ عنہما قتل وهو قائم یصلی فی المحراب صلوۃ الفجر ویقرء القران ولم یتخذ الناس یوم قتله ماتما' وکذالك الصدیق رضی اللہ عنہ کان افضل منهم ولم یتخذ الناس یوم وفاته ماتما و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیّد ولد آدم فی الدنیا والآخرة وقد قبضه اللہ الیه کمامات الانبیاء قبله ولم یتخذ احد یوم موتهم ماتما یفعلون فیه ما یفعله هئولاء الجهلة من الرافضة یوم مصرع الحسین رضی اللہ عنہ ○

(جلد ۸ ص ۱۰۳)

ہر مسلم کے لئے مناسب ہے کہ شہادت حسین رضی اللہ عنہ پر حزن و ملال کا اظہار کرے وہ مسلمانوں کے سردار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے اور صحابہ میں ممتاز پوزیشن کے مالک تھے اور اپنی ذات میں عبادت' شجاعت اور سخاوت جیسے اوصاف سے متصف تھے۔ لیکن شیعہ جس انداز سے رنج و اندوہ کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ کسی حال میں مستحسن نہیں بلکہ یہ حرکات بناوٹ و تصنع کا پتہ دیتی ہیں۔ ان کے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ بہرحال ان سے افضل تھے لیکن یہ لوگ ان کے یوم شہادت ۱۷ رمضان کو ماتم نہیں کرتے۔ اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ٹھیک عید کے ایام میں انتہائی بیدردی سے ذبح کر دیئے گئے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو ان سب سے اعلیٰ و افضل تھے۔ عین محراب مسجد میں نماز کی حالت میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہید کر دیئے گئے پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال پر ملال بھی ہوا لیکن ان کی شہادت اور وفات کے ایام کو کسی نے بھی ماتم کے لئے مخصوص نہ کیا اور نہ ہی ان حرکات کا ارتکاب کیا جو یوم شہادت حسین رضی اللہ عنہ کے پہلے اور بعد کے ایام میں سر انجام دی جاتی ہیں۔

اہل سنت واعظین سے:

انتہائی افسوس ہے کہ اہل سنت واعظین بھی عشرہ محرم میں کربلا کی مبالغہ آمیز تفصیلات کو بیان کرنا ضروری خیال کرتے ہیں اور چند سال سے محرم کی مجالس کے لئے شیعہ حضرات سے زیادہ اہتمام کر رہے ہیں۔ حالانکہ فن تاریخ کے ادنیٰ سے ادنیٰ طالب علم پر بھی یہ حقیقت نمایاں ہے کہ کربلا کے مظالم کی تفصیلات زیادہ تر ابو مخنف لوط بن یحییٰ اور ہشام بن محمد کی روایات کی مرہون منت ہیں۔ اور یہ دونوں مذہبا شیعہ اور اخلاقی لحاظ سے انتہائی دروغ گو انسان تھے۔

(البدایہ، لسان المیزان، منہاج السنہ وغیرہ)

پس اہل سنت خطباء اور واعظین کو اس داستان سرائی سے احتیاط لازم ہے کیونکہ ان شیعہ اور دروغ گو راویوں کی بیان کردہ روایات اور کربلا کے مبالغہ آمیز مظالم کی تفصیلات میں موضوع اور ضعیف احادیث کا بیان ہمارے مسلک اور ہماری تحقیقی روایات کے خلاف ہے اور اس سے شیعہ پروپیگنڈے کی راہیں کھلتی ہیں۔

شیعہ بھائیوں سے:

باقی رہے شیعہ دوست تو ہم انہیں کچھ کہنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں لیکن اتنی بات پوری ذمہ داری سے عرض کرتے ہیں کہ شیعہ اس ماہ میں جزع،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فزع' ماتم' تعزیہ' گھوڑا اور اس قسم کی دوسری رسومات کا جو اہتمام کرتے ہیں۔
ائمہ اہل بیت نے ان حرکات کو کبھی پسند نہیں فرمایا اور ان کی حرمت' ممانعت اور
کراہت پر ائمہ اثناء عشر کے بیسیوں فرامین کتب شیعہ میں موجود ہیں۔ کاش کہ
ہمارے یہ دوست ائمہ کرام کی صحیح تعلیم پر عمل کریں۔

(ہفت روزہ اہلحدیث محرم ۱۹۷۸ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حادثہ کربلا سے متعلقہ شخصیات!

افراط وتفریط اور اعتدال کی راہ!

ہم اہل سنت عوام بلکہ کم علم اور متوسط طبقہ کے اہل علم اور مبلغین کی راہنمائی کے لئے پسند کرتے ہیں کہ امام اہل سنت مجدد صدی ہفتم شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی مایہ ناز کتاب ''منہاج السنہ'' سے حادثہ کربلا سے وابستہ چند اہم شخصیات کی نسبت حضرت شیخ الاسلام کے نظریات پیش کر دیں تاکہ احباب کا ذہن صاف ہو جائے اور وہ ان مقدس حضرات کے سلسلہ میں شیعہ حضرات کے بے پناہ پروپیگنڈا سے پیدا شدہ (غلو) افراط اور خوارج کی پھیلائی ہوئی (غلط فہمیوں) تفریط سے محفوظ رہیں اور اہل سنت کے مسلک اعتدال سے باخبر ہوسکیں۔

اوّل: حضرت الشیخ جلد دوم ص ۱۲۱ پر حسنین رضی اللہ عنہما کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ان الحسن تخلی عن الامر و سلمه الی معاویة و معه جیوش وما کان یختار قتال المسلمین قط و هذا متواتر فی فضائله واما موته فقیل انه مات مسموما وهذا شهادة له و کرامة فی حقه لاکن لم یکن مقاتلا والحسین رضی اللہ عنہ ما خرج مقاتلا ولاکن ظن ان الناس یطیعونه فلما رای انصر افهم عنه

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلب الرجوع الی وطنه اوالذهاب الی الثغر اواتیان یزید فلم یمکنه اولئك الظلمة لامن هؤلاء من هذا ولا من هذا' وطلبوا ان یاخذه اسیرا الی یزید فامتنع من ذالك و قاتل حتی قتل مظلوما شهیدا لم یکن قصده ابتداء ان یقاتل○

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ اپنی خلافت سے دستبردار ہو گئے اور اقتدار حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا حالانکہ ان کے پاس لڑنے کیلئے عظیم لشکر (۴۰ ہزار) موجود تھے۔ لیکن آپ شروع سے ہی مسلمانوں کی باہمی لڑائی کو ناپسند فرماتے ہیں اور ان کی یہ منقبت تواتر سے ثابت ہے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی موت کہا جاتا ہے کہ زہر خورانی سے ہوئی یہ بھی خدائی تصرف ہے کہ وہ قتال سے بھی بچے رہے اور شہادت کے اعزاز و اکرام سے سرفراز ہوئے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ بھی گھر سے لڑائی کی نیت سے نہ چلے تھے ان کا خیال تھا کہ (بلا کسی تصادم کے) اہل عراق ان کی اطاعت قبول کر لیں گے۔ لیکن جب آپ کو یہ معلوم ہوا کہ عراقی اپنے مواعید سے منحرف ہو چکے ہیں تو (ابن زیاد کی افواج کے افسروں سے) وطن واپس جانے' کسی سرحدی مقام پر چلے جانے یا یزید کے پاس تشریف لے جانے کا مطالبہ کیا۔ لیکن ان ظالموں نے ان تینوں باتوں سے کسی ایک کو بھی نہ مانا۔ بلکہ قیدی بنا کر یزید کے پاس لے جانا چاہا جس کے لئے جناب حسین رضی اللہ عنہ تیار نہ ہوئے۔ اس بات پر قتال کا آغاز ہوا اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ مظلوم شہید کر دیئے گئے انہوں نے اس موقعہ پر بے شک ابن زیاد کی افواج سے لڑائی کی۔ لیکن ابتداء ان کا لڑنے کا مطلقاً ارادہ نہ تھا۔

دوم: شیخ الاسلام اسی جلد کے ۱۴۱۔۱۴۲ پر اہل عراق کے خطوط جناب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسین رضی اللہ عنہ کی تیاری' اکابر صحابہ رضی اللہ عنہ کی خیر خواہی' حضرت کے شعر اور شہادت کے مختلف پہلوؤں پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"لما اراد الحسین ان یخرج الی العراق لما کاتبوہ کتب کثیرۃ اشار الیہ افاضل اھل العلم والدین کابن عمر رضی اللہ عنہ و ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرھا ان لایخرج' وغلب علی ظنھم انہ یقتل حتی ان بعضھم قال استودعک من قتیل وقال بعضھم لولا الشناعۃ لا مسکتک و منعتک من الخروج' وھم بذلک قاصدون نصیحتہ طالبون لمصلحتہ و مصلحتہ المسلمین واللہ و رسولہ انما یامر بالصلاح لا بالفساد لاکن الرای یصیب تارۃ ویخطی اخری فتبین ان الامر علی ماقالہ اولئک اذ لم یکن فی الخروج مصلحۃ لافی دین ولافی دنیابل تمکن اولئک الظلمۃ الطغاۃ من سبط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی قتلوہ مظلوما شھیدا و کان فی خروجہ وقتلہ من الفساد مالم یکن یحصل لو تعد فی بلدہ فان ماقصدہ من تحصیل الخیر و دفع الشر لم یحصل منہ شئی بل زاد الشر بخر وجہ وقتلہ ونقص الخیر بذالک و صار سبب لشر عظیم و کان قتل الحسین رضی اللہ عنہ مما اوجب الفتن کما کان قتل عثمان رضی اللہ عنہ مما اوجب الفتن ولھذا اثنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی حسن آہ"

ترجمہ: اہل عراق کے بے شمار خطوط کے بعد جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے وہاں جانے کا ارادہ کیا تو اہل فہم و فضل (ابن عمر ابن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہما)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے انہیں روکنے کی انتہائی کوشش کی اور ان بزرگوں کی رائے میں یہ سفر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے لئے سفر شہادت تھا لیکن آپ نہ مانے۔ بعض حضرات نے تو از راہ خیر خواہی یہاں تک کہہ دیا کہ ہمیں آپ کا احترام مانع ہے۔ وگرنہ ہم آپ کو جبراً روک لیں اچھا جایئے۔ ہم شہید کو خدا کے سپرد کرتے ہیں .... ان سب حضرات کا ارادہ محض امت مسلمہ کا اور خود حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا مفاد تھا وہ سمجھتے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم حالات کو بگاڑنے کی بجائے سدھارنے کا حکم دیتے ہیں۔ لیکن حضرت حسین رضی اللہ عنہ اپنی رائے پر اڑے رہے اور انسانی رائے کبھی درست ہوتی ہے تو کبھی غلطی بھی کر جاتی ہے۔

آخر کار یہی ہوا کہ روکنے والوں کی رائے درست ثابت ہوئی اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے اس اقدام میں دین و دنیا کا کوئی بھلا نہ ہوا بلکہ ان ظالم اور سرکش لوگوں کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے اور ان کے عزیزوں پر ایسا تسلط ہوا کہ انہوں نے سب کو ظلماً شہید کر ڈالا اور جناب حسین رضی اللہ عنہ کا یہ (خروج) اقدام حالات کو اس قدر خراب کرنے کا موجب ہوا کہ اگر وہ اپنے شہر میں ہی رہتے تو یہ نقصان ہرگز نہ ہوتا۔ جناب حسین رضی اللہ عنہ اپنے اس اقدام سے جن مفاسد کی اصلاح اور جن نیک مقاصد کا حصول چاہتے تھے اس میں تو کامیاب نہ ہو سکے الٹا ان کی شہادت سے فتنہ و فساد کی نئی راہیں کھل گئیں اور شہادت حسین رضی اللہ عنہ سے شہادت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرح بے شمار فتنوں کا دروازہ کھل گیا۔ یہی وہ راز ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی صلح پسندی کی تعریف فرمائی ہے۔

سوم: شیخ الاسلام اسی جلد کے ص ۲۴۵ پر امیر یزید کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ومن سلك طريق الاعتدال عظم ممن يستحق التعظيم واحبه ووالاه واعطى الحق حقه ويعلم ان الرجل الواحد تكون له حسنات وسيات فيحمدو يذم و يثاب و يعاقب ويحب من وجه ويبغض من وجه هذا هو مذهب اهل السنة والجماعة .... واذاتبين ذالك فالقول في يذيد كا لقول في اشباهه من الخلفاء الملوك من وافقهم في طاعة اللّٰه كا الصلوة والحج والجهاد والامر بالمعروف والنهي عن المنكر و اقامة الحدود كان ماجورا علي مافعله من طاعة اللّٰه ورسوله و كذالك كان صالحوا المومنين كعبد اللّٰه بن عمر رضی اللہ عنہ و امثاله ومن صدقهم بكذبهم و اعان علي ظلمهم كان من المعينين علي الاثم والعدوان المستحقين للذم والعقاب ولهذا كان الصحابة يغزون مع يزيد وغيره فانه غزا القسطنطنية في حيات ابيه و كان مع في الجيش ابوايوب الانصاری و ذالك الجيش اول جيش غزالقسطنطنية و صحيح البخاری عن ابن عمر رضی اللہ عنہ عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم اول جيش يغزون القسطنطنية مغفورلهم و عامة الخلفاء الملوك جری في اوقاتهم فتن كماجری في زمن يزيد بن معاوية رضی اللہ عنہ ○

ترجمہ: اور جو راہ اعتدال پسند کرے گا وہ ہر عظیم شخصیت کی تعظیم کرے گا اور اس سے محبت اور قلبی لگاؤ رکھے گا اور صاحب حق کا پورا پورا حق ادا کرے گا اور یہ سمجھ لے گا کہ (پیغمبر کے بعد ہمہ خیر کوئی نہیں) ہر آدمی میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوبیاں اور نقائص ہوتے ہی ہیں۔ اس لئے انصاف یہی ہے کہ خوبی کا اعتراف کیا جائے اور نقائص سے اظہار برات اور اللہ کے حضور ثواب و عقاب کا اصول بھی یہی ہے اور ایک آدمی ایک حیثیت سے لائق نفرت ہو سکتا ہے اور دوسری حیثیت سے لائق محبت اور مسلک اہل سنت اسی اعتدال کا نام ہے۔

یہ اصول ذہن نشین کرنے کے بعد یاد رکھئے کہ یزید اور اس جیسے دوسرے بادشاہوں کا یہی حکم ہے۔ رعایا میں سے جو کوئی نماز' حج' جہاد' امر بالمعروف' نہی عن المنکر اور حدود الٰہی کے قیام میں ان سے تعاون کرے گا۔ (تعاونو اعلی البر والتقوی) کے تحت اللہ تعالٰی سے اجر پائے گا۔ جیسا کہ خلافتِ یزید میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور بعض دوسرے صحابہ کا طرز عمل تھا اور ان کی رعایا سے جو ان کی غلط باتوں کی تائید کرے گا اور ظلم کے کاموں میں ان سے تعاون کرے گا وہ (ولا تعاونو اعلیٰ الاثم و العدوان) کی وعید اور مذمت کا سزاوار ہو گا۔

یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یزید کی قیادت میں جہاد فرماتے تھے (جیسا کہ سب کو معلوم ہے) کہ یزید نے اپنے باپ کی خلافت (۵۱ھ) میں قسطنطنیہ پر جہاد کیا تو ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ جیسے اکابر اور معمر صحابہ اس کی قیادت میں موجود تھے اور یزید کی قیادت میں قسطنطنیہ پر حملہ کرنے والا وہ پہلا لشکر تھا جس کی نسبت صحیح بخاری میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت (حدیث) موجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسطنطنیہ پر حملہ کرنے والے پہلے (اسلامی) لشکر کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے (اور یہی وہ فضیلت تھی جس کے حصول کے لئے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ پچاس سال کی عمر میں اس لشکر میں بھرتی ہوئے اور اسی غزوہ میں شہادت پائی اور اسی شہر کی شہر پناہ کے نیچے دفن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ)

باقی رہے فتنے تو خلافت یزید میں ہی نہیں بلکہ اکثر خلفاء اور ملوک کے دور میں ہوتے ہی رہے ہیں۔

نوٹ: قارئین کی معلومات میں مزید اضافہ کے لئے عرض کیا جاتا ہے کہ اس غزوہ میں یزید کی قیادت میں خود حضرت حسین رضی اللہ عنہ بھی شریک ہوئے تھے۔

دیکھئے (البدایہ والنہایہ جلد ۸ ص ۱۵۱ تاریخ عرب مرتبہ، جسٹس امیر علی شیعہ ص ۸۴، ذہبی بحوالہ ابن عساکر جلد ۳ ص ۱۱)

چہارم: شیخ الاسلام مندرجہ بالا اصول ذہن نشین کرانے کے بعد خاص امیر یزید کی نسبت اہل سنت کا نظریہ پیش فرماتے ہیں۔

اذاتبین لك هذا فقول الناس فی یزید طرفان ووسط قوم یعتقدون انه من الصحابة او من الخلفاء الراشدین اومن الانبیاء وهذا کله باطل و قوم یعتقدون انه کافر منافق وانه کان له فضل فی اخذثار کفارا قاربه من اهل المدینة و بنی هاشم و کلا لقولین باطل یعلم بطلانه کل عاقل فان الرجل ملك من ملوك المسلمین و خلیفة فی الخلفاء الملوك لا هذا ولا هذا واما قتل الحسین فلا ریب انه قتل مظلوما شهیدا کما قتل اشباهم من المظلومین الشهداء وقتل الحسین معصیة الله و رسوله ممن قتله او اعان علی قتله اورضی بذالك وهو مصیبة اصیب بها المسلمون من اهله و غیر اهله وهو فی حقه شهادة له و رفع درجة وعلو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منزلۃ' فانہ واخاہ سبقت من اللہ السعادۃ التی لا تنال الابنوع من البلاء ولم یکن لھما من السوابق .... فانھما تربیافی حجر الاسلام فی عزوامان فھذا مات مسموما وھذا مقتولا لینالہ بذالک منازل السعداء و عیش الشھداء ولیس ماوقع من ذلک اعظم ذنبا و مصیبۃ من قتل الانبیاء وقتل علی رضی اللہ عنہ و عثمان رضی اللہ عنہ ولاکن الواجب عند المصائب الصبر والاستر جاع کما یحبہ اللہ و رسولہ قال اللہ تعالی وبشر الصابرین الی قولہ ھم المھتدون○ (ص: ۲۴۷)

ترجمہ: مندرجہ بالا اصول بیان کرنے کے بعد ہم کہتے ہیں کہ یزید کی نسبت لوگوں کے تین نقطہ ہائے نگاہ ہیں جن میں سے دو میں افراط وتفریط اور انتہاء پسندی ہے اور تیسرے میں میانہ روی اور اعتدال ہے ...... ایک نقطہ نگاہ یہ ہے کہ یزید آنحضرت ﷺ کا صحابی ہے اور خلیفہ راشد ہے بلکہ پیغمبر ہے لیکن یہ نظریہ قطعی باطل ہے .... دوسرا نقطہ نگاہ یہ ہے کہ یزید کافر اور منافق ہے اور اس نے کربلا میں قتل وقتال میں اپنے ان کفار بزرگوں کا انتقام لیا ہے جو اسلام کی ابتدائی جنگوں میں مارے گئے تھے اور یہ خیال بھی سراسر غلط ہے جسے معمولی عقلمند بھی قبول نہیں کرسکتا۔

اصل بات یہ ہے کہ یزید بادشاہوں سے ایک بادشاہ تھا اور ان خلفاء سے تھا جو ملوکانہ ٹھاٹھ باٹھ رکھتے تھے .... حضرت حسین رضی اللہ عنہ بلاشبہ مظلوم شہید ہیں اور ان کا قتل اس سلسلہ میں معمولی سے معمولی تعاون اور اس شہادت پر ادنیٰ سے ادنیٰ خوشی اور مسرت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی ہے .... شہادت حسین رضی اللہ عنہ بلاشبہ تمام ملت اسلامیہ کے لئے مصیبت عظمیٰ ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن خود ان کے لئے بلندی درجات اور علو منزلت کا سبب! اصل راز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں بھائیوں کو سعادت کے اس بلند مقام پر فائز کرنا چاہتا تھا جو بغیر رنج و ابتلاء کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ یہ دونوں بھائی اسلام کے آغاز بلکہ اسلام کے آغوش میں پیدا ہوئے اور عزت و احترام میں جوان ہوئے۔

پس اللہ تعالیٰ نے دونوں کو شہادت سے نوازا ایک نے امت کی اصلاح و اجتماع میں اپنی جان دے دی اور دوسرے نے پورے صبر و استقامت سے ظلم کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی' لیکن حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا حادثہ اپنی سنگینی اور المناکی میں بہرحال قتل انبیاء اور شہادت علی رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ نہیں اور ہم پر اس قسم کے مصائب میں یہی واجب ہے کہ صبر و استقامت سے کام لیں اور اس بشارت سے بہرہ اندوز ہوں جو اللہ تعالیٰ نے صابرین کے لئے خاص کر دی ہے۔

نوٹ: اس کے بعد شیخ الاسلام وہ آیات اور احادیث لائے ہیں۔ جن میں صبر کی تاکید اور رونے پیٹنے' ماتم کرنے اور کپڑے پھاڑنے سے منع کیا گیا ہے۔

پنجم: حضرت شیخ الاسلام اسی ضمن میں بعض اور مسائل بیان کرتے ہوئے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی نسبت مختلف بیان فرماتے ہیں:

وصار الناس فی قتل الحسین رضی اللہ عنہ ثلاثة اصناف طرفین ووسطا احد الطرفین یقول انه قتل بحق فانه اراد ان یشق حصا المسلمین و یفرق الجماعة والطرف الاخر یقول بل کان هوالامام الواجب طاعته الذی لا ینفذ امر من امور الایمان الابه وما الوسط فهم اجعل السنة و الجماعة لا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يقولون هذا ولا هذا بل يقولون قتل مظلوما شهيدا ولم
يكن متوليا امر لامة والحديث المذكور لايتناوله فانه لما
بلغه ما فعل بابن عمه مسلم ترك طلب الامر و طلبوا منه
ان يستاسر لهم وهذا لم يكن واجبا عليه○

(ج ۲ ص ۲۴۸)

ترجمہ: اور لوگ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی نسبت بھی تین مختلف خیالات رکھتے ہیں کچھ لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ ان کا قتل حق تھا وہ باغی تھے اور جماعت مسلمہ میں تفریق ڈالنا چاہتے تھے اور امت کی طاقت کو کمزور کر رہے تھے اور جن لوگوں نے ان کو قتل کیا درست کیا۔ اس کے برعکس کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ ہی خلیفہ برحق تھے اور امام واجب الاطاعت تھے لیکن یہ دونوں خیال غلط ہیں اور مسلک اعتدال جو اہل سنت کا مسلک ہے یہ ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ مظلوم شہید ہوئے ہیں وہ نہ خلیفہ برحق اور امام واجب الاطاعت تھے اور نہ ہی آپ رضی اللہ عنہ باغی تھے کہ آپ پر وہ حدیث چسپاں کی جائے جس میں باغی کو قتل کرنے کا حکم ہے اس لئے جب آپ کو مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر پہنچی تو آپ نے اپنا ارادہ تبدیل کر دیا اور وطن واپس آنے سرحد پر چلے جانے اور امیر یزید کے پاس جانے پر آمادہ گئے لیکن فوجی حکام نے ان کی کوئی معقول بات نہ مانی اور انہیں گرفتاری پر مجبور کیا اور یہ ان پر واجب نہ تھا اور نہ ہی وہ اس کیلئے تیار ہوئے۔

خاتمہ: ہم نے جس مقصد کے لئے شیخ الاسلام کے یہ قیمتی اقتباسات پیش کئے ہیں اُمید ہے کہ اہل علم اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے اور اس عاجز کے لئے دعا گو ہوں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یادگاریں

قرآن، سنت، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت!

شیعہ، خوارج اور اہل سنت کے نقطہ ہائے نگاہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد کتاب الٰہی، اپنی سنت، اپنے اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تمسک، محبت، اتباع، احترام اور اقتداء کا حکم فرمایا تھا اور حقیقت یہ ہے کہ آپ کے انتقال کے بعد ایمان کی اعتقادی اور عملی تعبیر تقریباً یہی کچھ ہے۔ اس کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو افراط و تفریط سے بچنے کی انتہائی تاکید بھی فرمائی۔ حتیٰ کہ اپنے مرض الموت میں بھی یہود و نصاریٰ کی ضلالت اور ان کے غلو کی واضح تر الفاظ میں مذمت کی اور اپنی امت کو صراط مستقیم (راہ اعتدال) پر چلنے کی تلقین فرمائی (فصلی اللہ علیہ وسلم)

لیکن یہ امت کی بدنصیبی ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان ارشادات کو بہت جلد بھول گئی اور افراط و تفریط کی وادیوں میں بھٹک کر ضلالت تک جا پہنچی۔ تاریخ کا ہر طالب علم آگاہ ہے کہ اسلام کی ابتدائی صدیوں میں کئی ایک ایسے فرقے ظہور پذیر ہوئے جن کے عقائد و تصورات کی بنیاد یا تو مذہب کے بڑے محدود تصور پر تھی۔ جن کا تمام تر سرمایہ استدلال اتباع متشابہات اور حق بات سے غلط نتائج کا استخراج تھا یا فلسفہ یونان کی بچگانہ موشگافیوں پر ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کے اخلاص نے نہ صرف اپنے ماحول کو متاثر کیا بلکہ ان کا تشدد کئی ایک ہنگاموں کا موجب بھی ہوا۔ بایں ہمہ ان کے خیالات کو عام پذیرائی حاصل نہ ہوئی اور یہ کچھ عرصہ الٹی سیدھی کروٹیں لینے کے بعد ہمیشہ کی نیند سو گئے۔ آج ان کی ہنگامہ آرائی کے نقوش کتب تاریخ میں تو ملتے ہیں لیکن ان تصورات کی حامل کوئی اجتماعیت کم از کم ہمارے ماحول میں موجود نہیں۔ اس لئے ان کے اظہار اور تردید کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ لیکن ان میں سے ایک گروہ (شیعہ) آج بھی ایک زندہ اور جاندار فرقہ ہے۔ ان کے ہاں کچھ مخصوص اصول وضوابط اور ایک منفرد انداز کا طریق کار ہے اور اس کی تائید میں ایک وسیع لٹریچر اور اس کے پیچھے ایک طویل تاریخ بھی ہے۔ اس لئے ان کے معتقدات اور اس کے پس منظر کا اظہار ضروری ہے۔

آنحضرت ﷺ کی چھوڑی ہوئی یادگاروں سے اس گروہ کا سلوک انتہائی افسوس ناک ہے۔ قرآن مجید جس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ ان حضرات کے نزدیک محرف اور مبدل ہے اور اس کی پوزیشن ان کے ہاں تورات وانجیل سے زیادہ نہیں ہے۔ ان کے عقائد میں قرآن مجید کا صرف ایک نسخہ صحیح ہے جو ان کے مزعومہ امام مہدی کے پاس ہے جو صدیوں سے اہل دنیا پر ناراض کسی غار میں پردہ نشین ہیں۔ جب کبھی غار سے باہر آئیں گے تو صحیح قرآن ساتھ لائیں گے لیکن ؂

کون جیتا ہے تیری زلف کے سر ہونے تک

اسی طرح پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رفقاء (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے ساتھ ان کا معاملہ بڑا تکلیف دہ ہے۔ یہ حضرات ان کو مثالی مومن تو کیا ادنیٰ درجہ کے مسلمان بھی تصور نہیں کرتے۔ قرآن مجید میں منافقین کی مذمت میں جتنی آیات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں یہ لوگ انہیں آنحضرت ﷺ کے خاص رفقاء پر چسپاں کرنے میں خوب لذت محسوس کرتے ہیں۔ ان کی بنیادی کتابوں میں دو چار کے سوا تمام صحابہ رضی اللہ عنہ پر ارتداد کا فتویٰ موجود ہے اور یہ چند خوش قسمت جو ارتداد کی زد سے محفوظ ہیں۔ شیعہ کے بیان کے مطابق انتہائی ڈرپوک' مصلحت پسند اور ہوا کے رخ چلنے والے نظر آتے ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی سیرت اور ان کے کردار کا مندرجہ بالا تجزیہ اگر درست ہے تو حدیث اور سنت کا معاملہ صاف ہے۔ اگر آنحضرت ﷺ کے قول و کردار کو روایت کرنے والے یہی حضرات ہیں جن کی عدالت تو کیا دیانت بھی محل نظر ہے تو ان کی نقل اور ان کی روایت کا کیا اعتبار! پہلا گروہ اگر اس لئے ناقابل اعتبار ہے کہ انہوں نے جرات کے ساتھ ارتداد کا راستہ پسند کر لیا تھا اور غصب و نہب کی پالیسی کو اپنا لیا تھا تو دوسرے گروہ کی روایات کا وزن کیا ہو گا جنہوں نے حالات کا مقابلہ کرنے کی بجائے حالات سے مصالحت کو ترجیح دی اور بوقت ضرورت اظہار کلمۂ حق پر خاموشی کو پسند کیا اور غلط کار حکمرانوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کی بجائے ہمیشہ ان کی مدح و ثناء میں رطب اللسان رہے۔ عقل و دانش کی روشنی میں یہ لوگ بھی قطعی ناقابل اعتبار ہیں اور اس گروہ کی ایمانی کمزوری اور بزدلی کو تقیہ کے لباس میں چھپانے کے باوجود ثقہ اور قابل اعتماد ثابت کرنا مشکل بلکہ محال ہے۔

رہے آنحضرت ﷺ کے اہل بیت تو اس سلسلہ میں خوارج اور بعض اموی حکمرانوں کی تنگ نظری بلاشبہ قابل مذمت ہے۔ لیکن یہاں شیعہ حضرات کی طرف سے حب اہل بیت کا دعویٰ بھی محل نظر ہے۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ خوارج کی تنگ نظری اور اموی حکمرانوں کے تشدد کے سامنے یہ حضرات سینہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سپر نہ رہ سکے۔ بلکہ جان اور آبرو کے تحفظ کے لئے تقیہ کے حصار میں پناہ گزیں ہو گئے اور ان سنگین حالات میں ائمہ اہلسنت ہی پیش پیش رہے اور جب حالات نارمل ہوئے تو بھی شیعہ اکابر اس مسئلہ میں اعتدال ملحوظ نہ رکھ سکے۔ بلکہ ماضی کی گھٹن کا ردعمل یہ ہوا کہ یہ حضرات بیک وقت افراط وتفریط میں یعنی مبالغہ آمیزی اور کوتاہ نظری کا شکار ہو گئے۔ انہوں نے اپنے مخصوص تصورات کی روشنی میں اس مسئلہ (حب اہل بیت) کا از سر نو جائزہ لیا اور حسب حال اس کی حدود متعین فرمائیں۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ قرآن مجید نے سورۂ احزاب کے چوتھے رکوع میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج کو ''اہل بیت'' کے لفظ سے ندا فرماتے ہوئے تطہیر کا مژدہ سنایا اور انہیں ''مطہرات'' کی شان سے نوازا ہے۔ لیکن شیعہ حضرات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج کا یہ مقام پسند نہیں بلکہ یہ گروہ ازواج النبی کی طرف متعدد ناکردنی اور ناگفتنی افعال کی نسبت کرتا ہے۔ اس لئے اس پورے رکوع کو بحق ازواج تسلیم کرنے کے باوجود اس ایک فقرہ کا مصداق حضرت حسنین رضی اللہ عنہ اور ان کے والدین کو قرار دیتا ہے اور اس تکلف کو نباہنے کے لئے قرآن مجید کی اس آیت کو محرف گردانتا ہے (دیکھئے حاشیہ ترجمہ فرمان علی شیعہ) خدا جانے اس گروہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج سے (جنہیں قرآن واضح الفاظ میں ''امہات المومنین کے لقب سے نوازتا ہے) اتنا بیر کیوں ہے؟ کہ ان کی ہر فضیلت کو ادھر اُدھر کھسکانا ضروری خیال کرتے ہیں۔ بطور مثال سورۂ نور کی وہ آیات ملاحظہ فرمائیے جہاں ایک ''افک'' کا تذکرہ کیا گیا۔ پھر واضح ترین الفاظ میں اسے بہتان عظیم'' قرار دیا اور متعلقہ اشخاص کو بریت کا سرٹیفکیٹ عطا فرمایا ہے۔ تاریخ کی شہادت یہ ہے کہ یہ اتہام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر لگایا تھا اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرش بریں سے انہیں کی بریت اور عصمت کا اعلان ہوا تھا۔ اس کے برعکس یہ گروہ کہتا ہے کہ افک عائشہ رضی اللہ عنہا کے موقعہ پر تو خدا خاموش رہا تھا اور ان آیات میں برات کا نزول اس وقت ہوا تھا جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی لونڈی ماریہ قبطیہ پر اسی قسم کا الزام دھرا تھا۔

(دیکھئے تفسیر قمی بروائت امام باقر)

گویا ان "عقل مندوں کے خیال میں زوجہ پر اتہام لگتا ہے تو لگا رہے لیکن جاریہ (لونڈی) کی بریت ہر صورت ہو جانی چاہئے۔ قصہ کوتاہ یہ کہ شیعہ حضرات قرآن کی آیات تطہیر کو محرف قرار دے سکتے ہیں۔ لیکن انہیں یہ بات کسی صورت گوارا نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کو اہل بیت تصور کر لیا جائے۔

قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کا تذکرہ اسی ایک مقام پر آیا ہے۔ شیعہ ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ شرف چھیننے کے لئے ان آیات کو محرف کہہ دیتے ہیں اور اس کا مصداق حسنین رضی اللہ عنہ اور ان کے والدین کو قرار دینے کے لئے ایک روایت کا سہارا لیتے ہیں ہم اتنا تو تسلیم کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چار اشخاص کو بھی اہل بیت کہا اور ان کے لئے اس شرف و فضیلت کی دعا فرمائی ہے جس کا مژدہ آیات تطہیر میں ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا گیا ہے۔ لیکن شیعہ پھر آگے بڑھتے ہیں اور اس دعائے طہارت سے طہارت کا اثبات بھی محل نظر ہے۔ چہ جائیکہ اس سے عصمت کا دعویٰ کیا جائے۔ پھر اگر طہارت ثابت ہو سکتی ہے تو قرآن مجید ان حضرات کو بھی معصوم قرار دیتا ہے۔ جن کے ایمان کے بھی شیعہ لوگ قائل نہیں۔

(دیکھئے سورۂ مائدہ و انفال رکوع نمبر ۲)

ہمارے نزدیک تو عصمت نبوت کا خاصہ ہے اور اس آیت میں تطہیر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے طہارت قلب' تصفیہ روح اور تزکیہ نفس مراد ہے جو بفجوائے آیت کریمہ ازواج النبی ﷺ کو اور بمصداق روایات صحیحہ آنحضرت ﷺ کے مذکورہ عزیزوں کو اور مطابق آیات متفرقہ اصحاب بدر اور دیگر اہل ایمان کو علی حسب درجات حاصل ہے۔ ہم شیعہ بھائیوں سے درخواست کریں گے کہ تطہیر کے تمام مصادیق کے ساتھ ایک سا معاملہ فرمایئے ایک ہی لفظ کے ایک مصداق کو معصوم کہنا اور اسی لفظ کے دوسرے مصداق کے ہی ایمان تک سے انکار کرنا "قسمۃ ضیزی" کی بدترین مثال ہے:

اس کے علاوہ شیعہ بھائی آنحضرت ﷺ کی ان بیٹیوں کو اہل بیت میں شمار نہیں کرتے جو شیعہ محدثین اور مؤرخین کے بیان کے مطابق فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی حقیقی بہنیں تھیں اور الجھاؤ سے بچنے کے لئے "بنت واحد" کا راگ الاپتے ہیں۔ انہیں خطرہ ہے کہ "اربع بنات" کی صورت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مصاہرت رسول کے شرف میں شریک ماننا پڑے گا اور یہ اعتراف شیعہ اصول و قواعد پر ضرب کاری ہے .... اس طرح یہ لوگ بعض ان حضرات کو اہل بیت تسلیم نہیں کرتے جنہیں آنحضرت ﷺ نے مختلف اوقات میں اس لقب سے نوازا۔ بلکہ حضور ﷺ کے کئی ایک عزیزوں اور بزرگوں کی نسبت بڑے سے نازیبا الفاظ کا استعمال کرتے ہیں کہ آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو آیت "من کان فی هذہ اعمی فهو فی الاخرۃ اعمی" کا مصداق قرار دیتے ہیں۔

(دیکھئے رجال کشی' بمبئی ص ۳٦)

اسی طرح فروع کافی اور حیات القلوب وغیرہ میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور عقیل رضی اللہ عنہ کو "ضعیفان قلیسان" کے الفاظ سے یاد کیا گیا ہے پھر یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ محبِ اہل بیت کہلانے کے باوجود جناب حسن رضی اللہ عنہ اور ان کی اولاد سے ناراض ہیں کہ انہوں نے جناب معاویہ رضی اللہ عنہ سے مصالحت کیوں فرمائی؟ پھر یہ لوگ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد سے کتنے بزرگوں پر محض اس لئے ناراض ہیں کہ انہوں نے اپنے اپنے وقت میں ان کے مزعومہ اماموں کا ساتھ نہ دیا اور شیعہ لٹریچر میں ان بزرگوں کی نسبت نہایت سنگین الفاظ کا استعمال ہوا ہے حتیٰ کہ شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی کی تحقیق میں شیعہ کا کوئی ایسا گروہ نہیں جو تمام اہل بیت سے محبت اور تمسک کرتا ہو اور اہل بیت کے کسی حصہ سے بغض و عداوت نہ رکھتا ہو۔

مقام شکر ہے کہ اہلسنّت و الجماعت شیعہ کے طرزِ عمل سے بیزار ہیں اور اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں انکا عمل حب بالبعض اور بغض بالبعض کے اصول پر نہیں۔ بلکہ ان کا مسلک **تمسك بحبل و داد جميع اهلبيت** ہے۔

بایں ہمہ شیعہ حضرات کا پروپیگنڈہ یہی ہے۔ کہ وہ اہل بیت کے محب اور اہل سنت اہل بیت کے دشمن ہیں۔ مندرجہ بالا اشارات سے یہ امر بخوبی روشن ہے کہ ان کا یہ پروپیگنڈہ حقیقت کے برعکس ہے۔ علمائے اہلسنّت نے ہمیشہ ان حقائق کا اظہار کیا ہے اور شیعہ کے بیک وقت افراط و تفریط کی نشاندہی فرمائی ہے۔

ہماری اس مختصر تحریر کا مقصد بھی یہی ہے اُمید ہے کہ قارئین ہماری حقیر سی محنت سے مستفیض ہوں گے۔

(مولانا قاری عبد اللطیف کے رسالہ ''اہل بیت'' کا پیش لفظ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غم حسین رضی اللہ عنہ اور مروجہ ماتم کی شرعی حیثیت

کتاب اللہ، سنت رسول اللہ ﷺ اور ارشادات ائمہ کی روشنی میں

ہفت روزہ ''اہلحدیث'' کتاب و سنت کا داعی اور اتحاد ملت اسلامیہ کا علمبردار ہے، مذہبی منافرت، جماعتی انتشار اور فرقہ وارانہ تعصبات ختم کرنے کے لئے اس جریدہ نے اپنے صحافتی اور اسلامی فرض سے کبھی کوتاہی نہیں کی ذیل کے مقالہ کی اشاعت کا مقصد بھی کتاب اللہ، سنت رسول اللہ ﷺ اور ارشادات ائمہ کی روشنی میں چند اختلافی مسائل کا حل پیش کرنا ہے، یہ مقالہ اس عاجز نے آج سے سترہ اٹھارہ سال قبل اس وقت تحریر کیا تھا جب ہفتہ روزہ تنظیم اہلحدیث کی ادارت کی ذمہ داری اس کے کندھوں پر تھی .... یہ مقالہ کن حالات میں تحریر کیا گیا تھا اس کا مختصر سا تذکرہ مضمون کے آغاز میں کر دیا گیا ہے۔ اُمید ہے کہ آج کے حالات میں یہ مقالہ پوری توجہ سے پڑھا جائے گا اور متوسط اہل علم اس سے پوری طرح استفادہ کریں گے۔ (مدیر)

پس منظر:

ہفت روزہ ''اہلحدیث'' (سوہدرہ) اور ''رضا کار'' (لاہور) میں ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنوں ایک ناگوار سی بحث چل رہی تھی اور دونوں ایک دوسرے پر کافی برہم ہو رہے تھے اور دونوں ہی اصل مسئلہ (جس سے بحث کا آغاز ہوا تھا) کو چھوڑ کر ادھر اُدھر کی باتیں کر رہے ہیں اور اصل بحث پر دلائل لانے اور جواب دینے کی بجائے ایک دوسرے پر منافرت اور شرانگیزی کا الزام لگا رہے تھے۔

رضا کار کو شکایت:

شیعہ آرگن ہفت روزہ ''رضا کار'' کو شکایت ہے۔ کہ ''اہلحدیث'' (سوہدرہ) نے ماتم حسین رضی اللہ عنہ کس لئے کے عنوان سے ایک دل آزار نظم شائع کی ہے۔ جس میں شیعوں کی گریہ وزاری پر طعن کیا گیا ہے اور انہیں سمجھایا گیا ہے کہ وہ (شیعہ) شہادت حسین رضی اللہ عنہ پر گریہ زاری کرنے کی بجائے خوشیاں منائیں۔ کیونکہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے طاغوتی طاقتوں کو شکست دی تھی۔

یہ اقتباس رضا کار کے اس مقالہ کا ہے جس میں محترم سید نصیر حسین پاروی مدیر ''رضا کار'' کے اس اداریہ کی تائید و تحسین فرما رہے ہیں۔ جو انہوں نے ''رضا کار'' میں شائع کیا ہے۔

''اہلحدیث'' (سوہدرہ) میں شائع شدہ نظم کا مختصر مفہوم بیان کرنے کے بعد پاروی صاحب فرماتے ہیں کہ:

> ''اس نازک دور میں جبکہ اتحاد اسلامی کی سخت ضرورت ہے۔ اس قسم کے دل آزار اور شرانگیز مضامین یا نظموں کی اشاعت ملت اسلامیہ کے لئے انتہائی بدقسمتی کی بات ہے۔ لیکن مدیر ''اہلحدیث'' پر ابھی تک وہی اثرات معلوم ہوتے ہیں جو دور بنی امیہ میں اہل بیت علیہم السلام پر اسلام اور ان کے شیعوں کے خلاف سیاسی و ملکی مصلحتوں کی وجہ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نشر کئے جاتے تھے۔"

اس کے بعد محترم مقالہ نگار "غم حسین رضی اللہ عنہ کی تاریخی اور عوامی حیثیت" کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"دنیا کی کوئی طاقت اس (غم حسین رضی اللہ عنہ) کو مٹانے میں کامیاب نہیں ہوسکتی اور یہی وجہ ہے کہ بڑی سے بڑی قہار سلطنتیں بھی اس غم کو نہ مٹا سکیں۔ ان حالات میں مدیر "اہلحدیث کو سوچنا چاہئے تھا کہ اس خاص مسئلہ میں چھیڑ چھاڑ کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں کرسکتی سوائے اس کے کہ اسلام کے دو فرقوں میں منافرت و تصادم پیدا ہو۔"

مذکورہ بالا اقتباسات سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہے کہ شیعہ حلقے "اہلحدیث" (سوہدرہ) میں شائع شدہ نظم سے کافی برہم ہیں اور یہ حضرات اس نظم کی اشاعت کو اتحاد اسلامی کے لئے مضر اور ملت اسلامیہ کے لئے انتہائی بدقسمتی سے تعبیر کرتے اور اسے دل آزار اور شر انگیز قرار دیتے ہیں اور خطرہ محسوس کر رہے ہیں کہ اس قسم کی چھیڑ چھاڑ سے کہیں اسلام کے دو فرقوں (سنی اور شیعہ) میں منافرت اور تصادم نہ ہو جائے۔

مدیر "اہلحدیث" کو گلہ:

اس کے برعکس "اہلحدیث" (سوہدرہ) کے مدیر محترم اپنی یکم ستمبر کی اشاعت میں اس قسم کے الزامات ایڈیٹر صاحب "رضاکار" پر عائد فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"شیعی اخبار "رضاکار" (لاہور) اپنی یکم اگست کی اشاعت میں اخبار "اہلحدیث" (سوہدرہ) پر بہت ناراض ہو رہا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ شیعی دنیا کے غلط پروپیگنڈے کا جواب کیوں دے رہا ہے؟ بجائے اس کے کہ وہ متانت سے جواب الجواب دیتا' اس نے سرکار کے محکمہ پریس برانچ کو بار بار جھنجھوڑا ہے کہ وہ ''اہلحدیث'' کو شیعی حقائق کھولنے سے روکے۔ گویا اخبار مذکور نے اہل کاران پریس برانچ کو غافل سمجھا اور نا اہل قرار دیا ہے۔ جنہیں باوجود سطر سطر پڑھنے کے یہ پتہ ہی نہیں چل رہا کہ منافرت کون پھیلا رہا ہے؟ کیونکہ معاصر مذکور (رضاکار) نے غلط باتوں اور جعلی افسانوں کی پردہ دری اور اصلاح کو شر انگیزی کے لقب سے ملقب فرمایا ہے۔''

مدیر اہلحدیث اسی شذرہ کے اختتام پر فرماتے ہیں کہ:

''جو صاحب سال بہ سال چودہ سو سال کے خون اور فراموش شدہ جھگڑے دبی ہوئی نفرتیں اور مٹی ہوئی عداوتیں تازہ کر کے تبرا بازی اور گالیوں سے فضائے آسمانی سیاہ کر دے اور ہائے وائے سے بزدل بنائے اور مثالب صحابہ رضی اللہ عنہ سے کتابیں بھر دے کیا یہ سب کچھ امن پسندی کی بہتی نہریں ہیں اور ان پر احتجاج شر انگیزی ہے۔ کچھ تو سوچئے اور اپنا کردار دوسروں کے سر تو نہ ڈالئے۔''

ہمارا مشورہ:

اس سے قبل کہ ہم اس عنوان پر اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ ہم دونوں مدیر صاحبان کی خدمت میں یہ عرض کرنا ضروری خیال کرتے ہیں کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحافت ایک انتہائی اہم اور ذمہ دارانہ منصب ہے اور بالخصوص مذہبی صحافت کا معاملہ بڑا ہی نازک ہے۔ یہاں ہاتھ میں قلم لینے سے پہلے ان تمام ہدایات کو ذہن میں حاضر کر لینا چاہئے کہ جن کا تعلق اسلام کے نظامِ عدل و انصاف سے ہے۔

دین فطرت نے اپنے متبعین کو تلقین کی ہے کہ وہ اپنے مخالفین کے معاملے میں بھی عدل و انصاف کو ملحوظ رکھیں اور کوئی ایسی بات نہ کہیں جو انسانی شرافت' متانت اور سنجیدگی کی حامل نہ ہو اور کوئی ایسا کلمہ زبان و قلم پر نہ لائیں جو مخالف کو غور و فکر کی دعوت دینے کی بجائے اس کے دل و دماغ میں اشتعال اور اضطراب پیدا کرے اور اسے حق کے قریب لانے کی بجائے اور دور لے جائے۔ لیکن افسوس کہ آج علمبرداران مذہب کا حال اس سے قطعی مختلف ہے اور یہ گروہ دوسروں کے لئے نمونہ عمل بننے کی بجائے نشانہ اعتراض بنا ہوا ہے اور اپنی غیر ذمہ دارانہ تقریر و تحریر سے اختلاف کی حدیں مختصر کرنے کی بجائے مزید وسیع کر رہا ہے .... آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم غیر ضروری اختلافات کو چھوڑ دیں اور ایک دوسرے کے قریب ہونے کی کوشش کریں۔ آج پوری دنیا میں بے دینی' بے راہروی' الحاد و زندقہ' بے حیائی' عیاشی اور فحاشی کا سیلاب انتہائی تیزی سے بڑھ رہا ہے اور تمام دین پسند عناصر کا فرض ہے کہ اس کو روکنے کیلئے "بنیان مرصوص" بن جائیں اور اپنے مذہبی اختلاف کو کم سے کم کرتے ہوئے ان بدی اور گناہ کی طاقتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے سینہ سپر ہو جائیں۔ مگر افسوس کہ ہم اپنی غلط کاری' عاقبت نااندیشی اور غیر ذمہ داری کے باعث ایک دوسرے سے اس شدت سے الجھ گئے ہیں اور اختلافی مسائل کے آڑ میں کچھ اس طرح دست و گریبان ہو رہے ہیں کہ اصل مقصد نظروں سے نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف او جھل ہو گیا ہے بلکہ ہم نادانستہ طور پر اسے نقصان پہنچا رہے ہیں۔

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون○

ہماری دانست میں مدیر "اہلحدیث" اور ایڈیٹر صاحب "رضا کار" کا معاملہ بھی اس نوعیت کا ہے۔ ہمارے خیال میں دونوں حضرات افراط وتفریط کا شکار ہو رہے ہیں اور ایک دوسرے پر برہمی کا اظہار کر کے بحث کو مزید ناخوشگوار بنانا چاہتے ہیں اور پریس برانچ کے عملہ کو بیچ میں لا کر اپنی سادگی اور حقیقت ناشناسی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

آگے چلنے سے قبل ہم یہ کہہ دینا ضروری خیال کرتے ہیں کہ:

ہم نے نہ تو پندرہ جون کے اہلحدیث میں شائع شدہ نظم کو دیکھا ہے اور نہ ہی یکم اگست کے رضا کار کا مطالعہ کیا ہے لیکن ۲۴ اگست کے رضا کار میں محترم پاروی صاحب نے مذکورہ نظم کا جو مفہوم بیان کیا ہے اگر درست ہے تو ہمیں افسوس ہے کہ ہم اہلحدیث ہوتے ہوئے اس کی تائید کرنے سے قاصر ہیں' اسی طرح یکم ستمبر کے "اہلحدیث" میں مدیر محترم نے یکم اگست کے "رضا کار" کے جس مضمون کا ذکر کیا ہے۔ ہم اس طرز بیان کی تحسین بھی نہیں کر سکتے اور اس انداز کو مذہبی صحافت کے لئے نقصان دہ خیال کرتے ہیں۔

اصل مسئلہ:

باقی رہا اصل مسئلہ تو ہمارے علم وعقیدہ میں جناب حسین رضی اللہ عنہ بلاشبہ مظلوم شہید ہیں اور ان کے اعزہ و اقارب اور ان کے معصوم بچوں کے خون ناحق سے ہاتھ رنگنے والے بہر طور ظالم ہیں اور کربلا کا یہ خونین حادثہ اپنی اذیت اور المناکی میں اپنی مثال آپ ہے اور ملت اسلامیہ اس حادثۂ فاجعہ پر جس قدر بھی غم اور افسوس کا اظہار کرے کم ہے۔ ہمارے ایمان میں حضرت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسین رضی اللہ عنہ پوری امت مسلمہ کی مشترکہ متاع ہیں اور ان کی شہادت اس امت کے ایک ایک فرد کے لئے سوہان روح ہے! حتیٰ کہ اس المیہ کے ہیرو ابن زیاد نے جس خلافت کے تحفظ اور استحکام کے لئے یہ انتہائی غلط اور سفاکانہ اقدام کیا تھا' اس خلافت کے سربراہ نے خود اس اقدام سے اپنی برات اور واقعہ ہائلہ پر اپنے رنج والم کا برملا اظہار کیا اور جناب حسین رضی اللہ عنہ کے خاندان سے نہ صرف اپنے حزن و ملال کا اظہار کیا بلکہ ان کے ساتھ کمال مروت اور احسان سے پیش آیا اور حادثہ کربلا کے نتیجہ میں جن مصائب سے ان حضرات کو دو چار ہونا پڑا ان کی تلافی کی ہر ممکن کوشش کی اور یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ خاندان نبوت کی خواتین اور جناب علی بن حسین (زین العابدین) نے یزید کی اس ہمدردی اور غم خواری کا کھلے بندوں اعتراف کیا' ان حالات میں کسی شاعر کا یہ کہنا کہ چونکہ وادی کربلا کے شہید نے طاغوتی طاقتوں کو شکست دی تھی اس لئے ان کی شہادت پر گریہ زاری کرنے کی بجائے خوشی اور مسرت کا اظہار کرنا چاہئے بہرحال غلط ہے۔ ہم ایک بار پھر کہہ دیتے ہیں کہ حسین رضی اللہ عنہ مظلوم شہید ہیں اور ان کو شہید کرنے والے بلاشک و شبہ ظالم ہیں اور حادثہ پر جس قدر بھی غم و افسوس کا اظہار کیا جائے کم ہے۔

بایں ہمہ:

لیکن اس تمام اقرار و اعتراف کے باوجود ہم غم حسین رضی اللہ عنہ کے موجودہ انداز کی صحت کے قائل نہیں اور آج ہمارے شیعہ بھائی جس طریقہ سے جناب حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی یاد مناتے اور جس نہج سے غم حسین رضی اللہ عنہ کا مظاہرہ کرتے ہیں ہم اسے بھی سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور اسوۂ حسین رضی اللہ عنہ کے خلاف تصور کرتے ہیں اور محرم الحرام کی مجالس میں ان واقعات کو جس پس منظر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے اور ان سے جو نتائج اخذ کئے جاتے ہیں وہ علم و عقل کی توہین اور تاریخی حقائق کی تکذیب کے مترادف ہیں۔

دین کامل:

ہمارے نزدیک اسلام ایک دین کامل ہے اور اس میں انسانی زندگی کے جملہ پہلوؤں کے لئے احکام و فرامین کا ذخیرہ موجود ہے اور اس میں خوشی اور مسرت' رنج و الم اور غم و افسوس کے اظہار کے طور طریقے پوری وضاحت سے بتا دیئے گئے ہیں اور ملت اسلامیہ کی سعادت اسی میں ہے کہ ان احکام و ہدایات کو اپنائے اور اپنی طرف سے ان میں نہ کوئی رد و بدل کرے اور نہ ہی کوئی نیا انداز اپنا کر احداث فی الدین کا ارتکاب کرے۔

خدا کی رضا کیسے؟

ہر شخص جانتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی زندگی رنج و مسرت کے واقعات سے بھرپور زندگی ہے' آپ ﷺ اپنی حیات مستعار میں بارہا مسرت اور کامیابی سے ہم کنار ہوئے اور اس سے کہیں زیادہ آپ ﷺ کو مصائب و آلام سے دوچار ہونا پڑا اور آپ ﷺ نے ان مختلف احوال میں جس عمدہ کردار کا مظاہرہ فرمایا وہی ہمارے لئے اسوۂ حسنہ اور لائق اتباع ہے اور ہم اسی کو اپنا کر آپ ﷺ کی ذات سے اپنا تعلق ثابت کر سکتے ہیں اور آپ ﷺ ہی کی اتباع کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین کی رضا اور خوشنودی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔

ذات نبوی ﷺ اور مصائب:

جناب رسالت مآب ﷺ کو اپنی زندگی میں خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسی وفا شعار رفیقہ حیات کی وفات' جناب ابو طالب رضی اللہ عنہ جیسے سرپرست کے انتقال' حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ جیسے بہادر چچا کی شہادت' تین صاحبزادیوں اور اتنے ہی صاحبزادوں کا داغ مفارقت اور کئی ایک معصوم نواسوں کی موت کے حوادث پیش آئے اور ان میں سے ہر حادثہ سکون و اطمینان کے خرمن کے لئے چنگاری کا حکم رکھتا تھا لیکن آں جناب صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عزم و استقلال اور جس صبر و ثبات سے ان حوادث اور مصائب کو برداشت کیا پوری امت کا فرض ہے کہ اسی کو اپنائے عملی زندگی میں زیادہ سے زیادہ اسی طرز عمل کا مظاہرہ کرے۔

اسلام سے پہلے:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری سے پہلے عرب لوگ جس عظیم گمراہی میں مبتلا تھے۔ اس کا تعلق عقائد اور اعمال تک محدود نہ تھا بلکہ یہ لوگ اخلاق و عادات اور رسم و رواج وغیرہ تمام امور میں صراط مستقیم سے ہٹ چکے تھے اور ان کی پوری کی پوری زندگی افراط و تفریط کی نذر ہو چکی تھی' حتیٰ کہ ان کے ہاں مسرت اور شادمانی اور رنج و الم کے اظہار کے طریقے بھی اعتدال اور توازن سے خالی تھے۔ مسرت کے اوقات میں اپنے آپ سے باہر ہو جانا اور مصائب و آلام میں نوحہ اور واویلا کرنا ان کا عام شیوہ تھا بلکہ ان کے ہاں کسی مرنے والے کی شخصیت کا اندازہ ہی اس سے ہوتا تھا کہ اس کی موت پر نالہ و شیون کی مقدار کیا ہے، اس کی وفات پر کس قدر آنسو بہائے گئے ہیں اور نوحہ و ماتم کرنے والوں نے اپنے فن کا مظاہرہ کس حد تک کیا ہے؟

اسلامی تعلیم:

اسلام آیا اور زندگی کے ہر شعبہ کے لئے ہدایات لایا۔ ان کے اعتقادات کو شرک و توہم کی ہر آلودگی سے پاک کیا۔ ان کے تمام اعمال کو توحید

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی مضبوط بنیاد پر استوار کیا۔ ان کے اخلاق و معاملات کو ایمان باللہ کے زیور سے آراستہ کیا۔ ان کی عادات کو توازن اور معقولیت سے نوازا۔ اور ان کے رنج ومسرت کے جذبات کو صبر وشکر سے روشناس کیا۔ مصائب و آلام کے اوقات میں استعینوا بالصبر والصلوۃ کی تلقین کی اور ان اللہ مع الصابرین کا مژدہ سنایا اور جان و مال اور اہل وعیال میں پیش آمدہ حوادث میں صبر و استقامت کرنے والوں کو اپنی خصوصی عنایات کا مستحق ٹھہرایا اور ان باحوصلہ افراد کو ''ہدایت یافتہ'' کے لقب سے ملقب فرمایا۔

توحید کی تکمیل:

اس موقع پر یہ نہ کہا جائے کہ یہ اعلیٰ اور عمدہ تعلیم عملی نہیں۔ محض نظریاتی ہے کیونکہ اس کی عملیت پر آنحضرت ﷺ کا اسوۂ حسنہ' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عملی نمونہ اور بزرگان کا بہترین کردار شاہد ہے اور سیرت رسول ﷺ' سیرت صحابہ رضی اللہ عنہ اور سیرت ائمہ اہل بیت اسی عمدہ اور اعلیٰ تعلیم کے عملی مظاہر ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ یہ محض عادات و اخلاق کا معاملہ نہیں۔ بلکہ سچ پوچھئے تو توحید کی تکمیل ہی یہاں ہوتی ہے اور ایمان کی لذت اور حلاوت بھی انہیں ارباب ہمت کا صلہ ہے جو توحید کے اس اعلیٰ مقام پر گامزن ہوں اور ہر قسم کے رنج والم کو مصلحت الٰہی خیال کریں اور پوری دلجمعی اور خندہ پیشانی سے برداشت کریں۔

اسوۂ حسنہ:

مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس مقام پر اختصار کے ساتھ جناب رسالت مآب ﷺ اور خاندان رسالت ﷺ کے پاک افراد کے چند ارشادات اور کچھ عملی کردار پیش کیے جائیں۔ اس کے بغیر یہ کہانی شاید مکمل نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو سکے۔

یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے اعمال و اخلاق اور آپ ﷺ کے احکام و فرامین قرآن ہی کی عملی تصویر تھے اور آپ ﷺ کا فرض منصبی یہی تھا کہ اپنے قول و کردار سے ارشادات ربانی کے حدود متعین فرما دیں۔ پس آنجناب ﷺ نے قرآن مجید کی ان آیات کریمہ پر جس انداز میں عمل فرمایا۔ کتب حدیث اور سیرت میں اس کے نقوش حسب ذیل ہیں۔

سنی روایات:

آپ ﷺ نے اپنے آخری صاحبزادہ کے انتقال پر ملال پر اپنے غم واندوہ کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا:

یا ابراھیم انا بفراقك لمحزونون العین تدمع والقلب یحزن ولانقول الاما یرضی ربنا۔

''اے پیارے ابراہیم علیہ السلام! تیری جدائی انتہائی غمناک ہے آنکھ آنسو بہا رہی ہے اور دل حزن و ملال سے بھرپور ہے۔ لیکن زبان پر وہی کلمہ آئے گا جو رضائے الٰہی کا موجب ہو۔''

آپ ﷺ نے دور جاہلیت کی ماتمی رسوم پر ان الفاظ میں پابندی عائد فرمائی۔

لیس منامن ضرب الخدو دوشق الجوب ود عابدعوی الجاھلیة۔

''جو شخص مصیبت میں اپنے رخسار پیٹے۔ جیب وگریبان پھاڑے اور دور جاہلیت کے بول بولے وہ میری امت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے خارج ہے۔"

آپ ﷺ نے رنج وغم کے اظہار کے حدود متعین کرتے ہوئے فرمایا:

ما کان من القلب والعین فمن اللہ وما کان من الید و اللسان فمن الشیطن ۝

"یعنی غم واندوہ کا اظہار دل کی پریشانی اور آنکھ کے آنسو سے جائز ہے لیکن زبان کے آہ و فغاں اور ہاتھ کی حرکت (ماتم وغیرہ) سے ناجائز اور کار شیطان ہے۔"

شیعہ لٹریچر سے:

آپ جب خواتین سے اسلام کی بیعت لیتے تو جہاں شرک' چوری' زنا اور بہتان طرازی ترک کرنے کا عہد لیتے وہاں **ولا یعصینک فی معروف** کا اقرار بھی کراتے۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی بیوی ام حکیم رضی اللہ عنہا نے اس کی وضاحت چاہی اور استفسار کیا کہ حضور ﷺ! اس اجمال کی تفصیل فرمائیے تو حسب روایات شیعہ آپ نے فرمایا کہ:

لا تلطمن خدا ولا تخمشن وجها ولا تنتفن شعرا ولا تخرقن جیبا ولا تسودن ثوبا ولا تدعون بالویل والثبور ۝

(تفسیر قمی سورہ ممتحنہ اصول کافی حیات القلوب وغیرہ)

(یعنی کسی کی موت پر نہ رخسار پیٹو' نہ چہرہ نوچو' نہ بال اکھاڑو نہ گریبان پھاڑو' نہ کپڑے کالے کرو اور نہ ہی بین اور واویلا کرو کہ یہ سب چیزیں حرام ہیں)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیات القلوب کے شیعہ مصنف ایک دوسرے مقام پر آنحضرت ﷺ کی زبانی معراج کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

”زنے را دیدم در صورت سگ و ملائکہ آتش در دبرش داخل مے کروند و از دہانش بیرون مے آید و ملائکہ بگرز ہائے آہنی سر و گردنش رامی زدند فاطمہ صلوات اللہ علیہا گفت اے پدر امرت اخبروہ کہ سیرت ایں زن چہ بود؟“ گفت نوحہ کنندہ وحسود بود

(جلد دوم۔ کتاب المعراج ص ۳۱۵)

آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے معراج کی رات ایک عورت کو کتے کی صورت جہنم میں دیکھا۔ فرشتے اسے آگ کا سخت ترین عذاب دے رہے تھے اور آہنی گرز اس کی گردن اور اس کے سر پر مار رہے تھے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ یہ عورت حسد اور نوحہ کیا کرتی تھی!

کتب معتبرہ شیعہ میں امام محمد باقر رضی اللہ عنہ اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی روایت سے آنحضرت ﷺ نے جناب فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو وصیت فرمائی ہے کہ:

”چون من بمیرم روئے خود را برائے من مخراش و گیسوئے خود را پریشان مکن و واویلا مگو و برمن نوحہ مکن و نوحہ گراں را مطلب اے فاطمہ رضی اللہ عنہا گریہ مکن و صبر پیشہ کن۔“

(حیات القلوب، جلاء العیون وغیرہ)

(بیٹی! جب میرا انتقال ہو جائے تو میری موت پر اپنا چہرہ نہ پیٹنا، بال نہ کھولنا، نہ ہی بالوں کو نوچنا، نوحہ اور ماتم نہ خود کرنا اور نہ ہی نوحہ گروں کو بلانا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیٹی! آہ و فغاں قطعاً نہ کرنا' صبر کرنا اور گریہ و زاری ہرگز ہرگز نہ کرنا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ارشادات:

ظاہر ہے کہ جب آنحضرت ﷺ کا قول و کردار یہ ہو اور آپ ﷺ اپنے عمل و ارشادات سے قرآنی احکام کی وضاحت فرمائیں۔ اور اپنی زندگی میں پیش آمدہ مصائب و آلام کے وقت رنج و الم کے اظہار کی حدود متعین کر دیں تو خاندان رسالت ﷺ اور ائمہ اہل بیت سے ناممکن بلکہ قطعی ناممکن ہے کہ وہ اسوۂ رسول ﷺ کی خلاف ورزی کا ارتکاب کریں اور حدود الٰہی کو پھاند کر اپنی جانوں پر ظلم کریں۔ بات تو اتنی ہی کافی ہے لیکن قارئین کرام کے مزید اطمینان کے لئے ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کی اولاد و احفاد کے چند ارشادات کتب شیعہ سے بطور نمونہ پیش کرتے ہیں:

عن علی ابن ابی طالب قال نهی رسول الله ﷺ عن النیاحة ولا ستماع الیها۝

(من لا یحضرہ الفقیہ باب مناہی النبی ﷺ)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے نوحہ کرنے اور ایسی مجالس میں شرکت کرنے اور نوحہ و ماتم سننے سے منع فرمایا ہے۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ کو غسل دیتے ہوئے فرمایا:

بابی انت وامی لقد انقطع بموتك مالم ینقطع بموت غیرك من النبوة واخبار السماء ولولا انك امرتنا بالصبر و نهیتنا عن الجزع لانفدنا علیك ماء الشئون۝

(نہج البلاغۃ ص ۲۰۵ م تبریز)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یعنی میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں' آپ ﷺ کی وفات سے وہ وہ برکات ختم ہوگئی ہیں جو کسی اور کی موت سے ختم نہیں ہوسکتی تھیں۔ آپ ﷺ کی موت سے نبوت بھی ختم ہوئی اور آسمان کی خبریں بھی ختم ہوگئی ہیں۔ حضور! اگر آپ ﷺ نے ہمیں صبر کی تلقین نہ کی ہوتی اور نالہ وشیون سے روکا نہ ہوتا تو ہم رو رو کر سر اور آنکھوں کا پانی ختم کر لیتے۔''

جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ایک خاص موقعہ پر اپنے احباب کو پانچ وصایا ارشاد فرماتے ہیں جن میں پانچویں اور آخری وصیت یہ ہے۔

علیکم بالصبر فان الصبر من الایمان کالراس من الجسد ولا خیر فی جسد لاراس معه ولا فی الایمان لاصبر معه○

(نہج البلاغہ ص ۴۷۱)

''اے میرے احباب! اپنے آپ پر صبر لازم کر لیجئے اور یقین کر لیجئے کہ صبر اور ایمان کا تعلق بعینہٖ جسم اور سر کی طرح ہے جس طرح سر کے بغیر جسم بیکار ہے ایسے ہی صبر کے بغیر ایمان بھی بیکار اور غیر مقبول ہے۔''

ایک اور مقام پر رشد و ہدایت نہیں' بلکہ تہدید اور انتباہ کے انداز میں فرماتے ہیں:

من ضرب یده علی فخذه عند مصیبته حبط عمله○

(ایضاً ص ۴۷۷)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جس نے مصیبت کے وقت اپنی ران پر ہاتھ مارا (یعنی رویا پیٹا) اس کے نیک اعمال کا اجر ضائع ہوا۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

من جدد قبرا او مثل مثالا فقد خرج من الاسلام○

(من لا یحضرہ الفقیہ ص ۶۰)

''کہ مصنوعی قبر بنانے والا اور قبر کی تشبیہ تیار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔''

(من لا یحضرۃ الفقیہ صفحہ ۶۰)

شہید کربلا کی وصیت:

نانا جان ﷺ اور والد محترم کے انہی ارشادات کا اثر تھا کہ جناب حسین رضی اللہ عنہ نے کربلا کے ناقابل برداشت مصائب کو عزم و استقامت سے برداشت کیا اور اپنے قابل اعتماد احباب اور اپنے معصوم بچوں کو اپنی آنکھوں سے خاک وخون میں تڑپتے دیکھا لیکن حرف شکایت زبان پر نہ لائے۔ صبر و استقلال کی انتہاء یہ ہے کہ جب اپنی شہادت یقینی نظر آئی تو خواتین کے کیمپ میں تشریف لائے اور حسب ذیل الفاظ میں آخری وصیت ارشاد فرمائی۔

''میں آپ سب کو وصیت کرتا ہوں کہ جب میں شہید ہو جاؤں تو خبردار! میرے غم میں گریبان چاک نہ کرنا منہ پر طمانچے نہ مارنا اور نہ ہی سینہ کوبی کرنا۔''

(بحوالہ ذبح عظیم ص ۲۳۸)

ائمہ اہل بیت کا فرمان:

تقاضائے اختصار کے باوجود مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حادثہ کربلا کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد اس خاندان سعادت کے نامور بزرگوں (امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ، امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ اور امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ) کے ارشادات پیش کر دیئے جائیں تاکہ مسئلہ پوری طرح نکھر جائے اور یہ بات پوری طرح واضح ہو جائے کہ جناب حسین رضی اللہ عنہ (شہید کربلا رضی اللہ عنہ) کے صاحبزادے اور پوتے اور پڑپوتے کا فتویٰ اور عمل کیا ہے؟ کیونکہ ان حضرات کے یہ ارشادات بہرحال حادثہ کربلا کے بعد کے ہیں۔

امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ:

امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ (علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں:

الصبر من الایمان بمنزلة الراس من الجسد فاذا ذهب الراس ذهب الجسد كذالك اذا ذهب الصبر ذهب الایمان○

(اصول کافی۔ کتاب الایمان والکفر۔ باب الصبر)

"یعنی صبر کا تعلق ایمان کے ساتھ ایسا ہی ہے جیسا سر کا تعلق بدن کے ساتھ۔ سر جانے سے بدن بیکار ہے۔ اس طرح صبر نہ رہے تو ایمان ختم ہے۔"

بالفاظ دیگر ماتم، واویلا اور نالہ وشیون سے ایمان برباد ہو جاتا ہے۔

نوٹ: اسی مضمون پر مشتمل مولا علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد نہج البلاغہ سے پہلے نقل ہو چکا ہے۔

امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ:

عن ابی جعفر قال من اقام النواحة ولطم الوجه والصدر وجر الشعر فقد ترك الصبر واخذ في غير

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طریقه وھو ذمیم و احبط اللّٰه اجره وقال اشد الجزع الصراخ بالویل والعویل○

(فروع الکافی ج ۳ ص ۱۲۱)

''امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ (ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: جس نے نوحہ و ماتم کی مجلس منعقد کی اور چہرہ و سینہ کو پیٹا اور بال بکھیرے وہ صبر چھوڑ چکا اور غیر اسلامی راہ پر چل پڑا اور ایسا شخص اللہ کے ہاں قابل مذمت ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے اعمال ضائع کر دیتا ہے۔ (کیونکہ ایسا شخص اللہ کی قضاء و قدر پر ناراضگی کا اظہار کرتا ہے) اور امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ واویلا کرنا اور اونچی آواز سے رونا جزع ہے اور وہ حرام ہے کیونکہ اس سے صبر کی نفی ہوتی ہے۔''

ایک اور ارشاد:

قال ابو جعفر لماتو فی طاھر بن رسول اللّٰه نھی رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم خدیجه عن البکاء○

(فروع الکافی ج ۱ ص ۱۱۵)

ابو جعفر امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادہ طاہر کا انتقال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو رونے سے منع فرمایا:

نوٹ: حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کی روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت بنام حضرت زہرہ رضی اللہ عنہا پہلے درج ہو چکی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ:

عن ابی عبد اللّٰہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ من اطاع امراتہ اکبہ اللّٰہ تعالی علی وجھہ فی النار قیل ماتلک الطاعۃ قال ان تطلب الذھاب الی العرسات والنیاحۃ والثیاب الرقاق○

(فروع الکافی جلد۲ص ۲۲۳ م نول کشور)

ابو عبد اللہ (امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ) روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنی بیوی کا کہا مانے گا اللہ تعالیٰ اسے الٹا کر کے جہنم میں ڈالے گا۔ سننے والوں نے دریافت کیا۔ حضور! کس معاملے میں بیوی کا کہا ماننے پر یہ سزا دی جائے گی؟ فرمایا: یہ سزا اس شخص کے لئے ہے جو اپنی بیوی کو عرسوں میں اور ماتم کی مجالس میں جانے اور باریک کپڑا پہننے کی اجازت دیتا ہے اور ان معاملات میں بیوی کی فرمائش کا احترام کرتا ہے۔

کتاب وسنت کی روشنی میں اور ائمہ اہل بیت کے ارشادات کے آئینہ میں آپ خود ہی اندازہ فرمالیں کہ شہادت حسین رضی اللہ عنہ کے مروجہ ماتم کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

اور سنئے:

ماتم کی مجالس میں شرکت کو چھوڑیئے۔ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ تو سیاہ (ماتمی) لباس پہننے کی اجازت بھی نہیں دیتے بلکہ سیاہ لباس زیب تن کرنے والوں پر سخت ترین فتویٰ صادر فرماتے ہیں:

سئل الصادق عن الصلوۃ فی القلنسوۃ السودا فقال لاتصل فیھا فانھا لباس اھل النار وقال امیر المومنین فیما علی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصحابہ لاتلبسوا السواد فانہ لباس فرعون○

(من لا یحضرہ الفقیہ ص ۸۱)

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ کالی ٹوپی سر پر پہنی ہو تو نماز جائز ہے؟ فرمایا کہ کالی ٹوپی پہن کر نماز مت پڑھو کہ یہ اہل دوزخ کا لباس ہے۔ مزید فرمایا کہ امیر المومنین (مولا علی رضی اللہ عنہ) نے اپنے ساتھیوں کو تعلیم دی ہے سیاہ لباس (کسی وقت بھی) نہ پہنو۔ اس لئے کہ سیاہ لباس فرعون کا لباس ہے۔

اتنے پر اکتفا:

شیعہ مسلک اور ان کے لٹریچر پر ہماری معلومات کچھ زیادہ نہیں ہیں اور یہ لٹریچر اپنی انتہائی گرانی کے سبب ہماری دسترس سے باہر ہے۔ تاہم جو چند کتابیں ہم دیکھ پائے ہیں۔ ان میں زیر بحث مسئلہ (مروجہ ماتم) پر مزید حوالہ جات اور ائمہ اثنا عشر (۱۲۔ امام) کے کئی اور فرمان بھی موجود ہیں جن میں تعزیہ۔ نوحہ۔ ماتم۔ واویلا۔ آہ و فغان۔ نالہ و شیون۔ جیب و دامن کی قطع برید اور سیاہ لباس وغیرہ تمام امور کو حرمت' کراہت سے تعبیر کیا گیا اور ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ نتیجہ صاف ہے کہ محرم الحرام کی مجالس اور جلوسوں کے موجودہ تمام مظاہر کتاب اللہ' سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ' وصیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ' تعلیمات حیدری رضی اللہ عنہ ' اسوۂ شہید کربلا رضی اللہ عنہ اور ارشادات ائمہ اہل بیت رحمۃ اللہ علیہم کے منافی اور بعد کی پیداوار ہیں جنہیں اصل مذہب شیعہ سے دور کا بھی واسطہ نہیں لیکن اخباری صفحات مزید تفصیل سے مانع ہیں اور ہم مجبور ہیں کہ سردست اتنے پر اکتفا کریں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آمدم بر سر مطلب:

لیکن اتنی تنگ دامانی کے باوجود ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ''رضا کار'' (۲۴ اگست) کے مقالہ نگار محترم پاروی صاحب کے ان دلائل کا سرسری جائزہ لے لیا جائے۔ جو انہوں نے غم حسین رضی اللہ عنہ کے مروجہ مراسم کے جواز میں پیش کیے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس فرض کو ادا کیے بغیر بات تشنہ تکمیل رہ جائے گی۔

اصول گفتگو:

ہر منصف مزاج ہماری اس بات سے اتفاق کرے گا کہ اختلافی مسائل پر بحث کرتے ہوئے حسب ذیل اس تین امور کو ملحوظ رکھنا انتہائی ضروری ہے۔

اوّل: زیر بحث مسئلہ کی تعیین کی جائے اور اس امر کا خاص خیال رکھا جائے کہ فریق ثانی کے ساتھ اصل اختلاف کس بات میں ہے؟

دوم: دلائل پیش کرتے ہوئے فریق ثانی کے مسلّمات کو سامنے رکھا جائے اور اسی لٹریچر سے حجت پکڑی جائے جس کی صحت اور اہمیت حریف اور مدمقابل کے ہاں تسلیم شدہ ہو۔

سوم: جزوی مسائل پر بحث کرتے ہوئے اپنے اصولی مسائل کو نظر انداز نہ کیا جائے اور اپنے مسلک کے مسلمہ بزرگوں کی تشریحات اور ان کے فرامین کی خلاف ورزی نہ کی جائے۔

اصول سے انحراف:

ہمیں افسوس ہے کہ مقالہ نگار نے ان بنیادی امور کو قطعاً ملحوظ نہیں رکھا' بلکہ اوّل تا آخر ان کی مخالفت کی ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ شیعہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اہل سنت حضرات میں ''غم حسین رضی اللہ عنہ'' اختلافی مسئلہ نہیں بلکہ اصل بحث غم حسین رضی اللہ عنہ کے اظہار کے انداز ہیں اور اہل سنت کے علم و عقیدہ میں وہ تمام امور ناجائز ہیں جو آج محرم الحرام کے منعقد ہونے والے ہر جلسہ اور جلوس میں سرانجام دیئے جاتے ہیں اور جن کی نشاندہی سطور بالا میں کی گئی ہے۔ ایڈیٹر ''رضاکار'' اور محترم پاروی صاحب خوب جانتے ہیں کہ اہل سنت علماء محرم الحرام میں اپنے خطبات اور عام مواعظ میں کربلا کے مظالم کا بڑی تفصیل سے ذکر کرتے ہیں۔ شہید کربلاء کے فضائل و مناقب کے بیان میں پوری عقیدت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ جناب حسین رضی اللہ عنہ کی مظلومیت کی داستان سن کر آبدیدہ اور بسا اوقات بے قابو بھی ہو جاتے ہیں ان کے عزم و استقامت کو خراج عقیدت بھی پیش کرتے ہیں اور ان پر ظلم وستم کرنے والوں کی مذمت بھی کھلے الفاظ میں کرتے ہیں۔

پاروی صاحب کے دلائل:

غم حسین رضی اللہ عنہ نہ صرف شیعوں کے نزدیک قابل احترام ہے بلکہ خوش عقیدہ حنفی المسلک طبقہ کے نزدیک بھی اسوۂ حسینی اور غم حسین رضی اللہ عنہ کی بڑی عظمت ہے اور صوفیائے کرام نے تو عزاداری حسین رضی اللہ عنہ اور غم حسین رضی اللہ عنہ میں تمام اقدامات کو عملی حیثیت سے ہمیشہ جائز قرار دیا ہے۔ اہل غم اور اہل دل سے یہ بات پوشیدہ نہیں کہ فلسفہ غم اور فلسفہ گریہ میں ایک فطری جذبہ مضمر ہے۔ اسی جذبہ غم کا یہ اثر تھا کہ حضرت آدم صفی اللہ فراق حوا میں سینکڑوں برس روتے رہے۔ اسی جذبہ غم کی تحریک تھی کہ حضرت یعقوب علیہ السلام فراق یوسف علیہ السلام میں اتنا روئے کہ آپ کی آنکھیں سفید ہو گئیں۔ کوئی تاریخ یہ نہیں بتاتی کہ اس وقت کسی نے جناب یعقوب علیہ السلام سے یہ سوال کیا ہو کہ یہ غم اور گریہ کس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے؟ غزوہ احد میں سیّد الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے غم میں صف ماتم بچھانے اور آپ پر رونے کے لئے مدینہ کی عورتوں کا اہتمام فرمایا اور خود بھی روئے۔ شہادت حسینی رضی اللہ عنہ کی پیش گوئی کرنے والے روح الامین نے جب اس ہونے والے حادثہ کی خبر پیغمبر اسلام کو دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر رقت طاری ہوئی اور سیّدۃ النساء بتول عذرا جناب فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے سوال پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سانحۂ کربلا کے وقت میں نہ ہوں گا نہ تم ہو گی اور نہ علی رضی اللہ عنہ و حسن رضی اللہ عنہ ہوں گے اور خداوند عالم ایک قوم کو پیدا کرے گا جو غم حسین رضی اللہ عنہ میں صف ماتم بچھائے گی اور ان کی آنکھیں اس غم میں آنسو بہاتی رہیں گی۔ بعد وفات پیغمبر اسلام جناب فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اتنا روئیں کہ دم آخر تک اس کا سلسلہ جاری رہا۔ یہاں تک کہ تھوڑے ہی عرصہ میں آپ راہی جنت ہو گئیں۔"

دلائل پر تبصرہ:

ناظرین غور فرمائیں کہ پاروی صاحب کے ان دلائل کا اہل علم کے ہاں کیا وزن ہے؟ نہ تو ان دلائل کا اصل مسئلہ (مروجہ ماتم) سے کوئی تعلق ہے اور نہ ہی یہ دلائل خود علم و تحقیق کی کسوٹی پر پورے اترتے ہیں بلکہ ان کا اپنا وجود دلائل و براہین کا محتاج ہے۔ براہ کرام بتایا جائے کہ:

☆ کن حنفی المسلک بزرگوں نے نوحہ، ماتم، سینہ کوبی اور چاک دامانی کی عظمت کا اقرار کیا جائے۔

☆ کون سے مسلمہ صوفیائے عظام نے عزاداری اور غم حسین رضی اللہ عنہ میں تمام عملی اقدامات (ماتم واویلا وغیرہ) کو جائز کہا ہے؟

☆ فراق حوا میں جناب آدم علیہ السلام کا سینکڑوں برس رونا اہل سنت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی کس مستند کتاب میں مرقوم ہے۔

☆ حضرت یعقوب علیہ السلام کا فراق یوسف علیہ السلام میں رونا تو مسلم۔ لیکن کیا انہوں نے اس فراق میں سینہ کوبی کا ارتکاب بھی کیا تھا؟

نوٹ: جواب سے پہلے ترجمہ مقبول دیکھ لیجئے گا۔

☆ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رونے کیلئے عورتوں کا اہتمام فرمایا۔ اس کے لئے کسی مستند کتاب کا حوالہ دیجئے۔ ہاں یہ بھی فرمائیے کہ یہ رنج و الم کا اظہار ایک ہی مرتبہ ہوا یا ہر سال یوم شہادت منایا جاتا تھا اور یہ مراسم عمل میں لائے جاتے تھے۔ ہاں یہ مسئلہ بھی حل کرتے جائیے کہ سیّد الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں یا جناب حسین رضی اللہ عنہ؟

☆ شہادت حسینی رضی اللہ عنہ کے سلسلہ میں جن اطلاعات کا جناب نے ذکر فرمایا ہے۔ اس کے لئے بھی کسی قابل اعتماد سند کی ضرورت ہے۔ جس سے آپ کی فرمودہ تفصیلات کی تصدیق ہو سکے۔

☆ جناب زہراء رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد اپنی وفات (۴/۵ ماہ) تک بلاشبہ وقتاً فوقتاً روتی رہیں۔ لیکن یہ بتایا جائے کہ کیا انہوں نے نوحہ اور ماتم بھی کیا تھا اپنے بال بھی نوچے تھے اور چہرہ بھی پیٹا تھا۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو تاریخی سند پیش کیجئے اور یہ بھی فرمائیے کہ خاتون جنت نے اپنے پیارے باپ کی خلاف ورزی کیوں کی؟ اور اگر جواب نفی میں ہے تو پھر آپ یہ واقعات کس مقصد کے لئے پیش کر رہے ہیں؟ پاروی صاحب

عجب مشکل میں آیا سینے والا جیب و داماں کا
جو یہ ٹانکا تو وہ ادھڑا' جو وہ ٹانکا تو یہ ادھڑا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزید ارشادات:

''رضا کار'' کے مقالہ نگار مزید فرماتے ہیں کہ:

سانحہ کربلا کی وہ عظمت ہے کہ جبریل امین نے اس مقام کی مٹی لا کر پیغمبر اسلام ﷺ کو دی اور پیغمبر اسلام ﷺ نے وہ مٹی جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو ایک شیشہ میں دی اور فرمایا کہ جب یہ مٹی سرخ ہو جائے تو سمجھنا کہ میرا فرزند شہید ہو گیا۔

''ارجع المطالب مصنفہ عبید اللہ امرتسری کے صفحہ ۳۳۸ میں جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا وہ مشہور خواب پڑھئے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ برہنہ سر' ژولیدہ مو آبگینہ میں خون شہداء لئے ہوئے زار و قطار روتے ہوئے نظر آئے' صاحب ارجح المطالب نے اس روایت کو ترمذی' دیلمی' بیہقی اور حاکم کے حوالوں سے نقل کیا ہے۔ کیا یہ روایت غم حسین رضی اللہ عنہ میں رونے کی مؤید نہیں؟ یاد رہے کہ یہ وہ غم ہے کہ انسانوں کا کیا ذکر جنوں نے بھی نوحہ کیا اور آسمان خون کے آنسو رویا۔''

(ینا بیع المودہ صفحہ ۲۶۷)

وہ حسین رضی اللہ عنہ جو وارث انبیاء علیہ السلام تھا۔ وہ حسین رضی اللہ عنہ جو قول رسول ﷺ:

''حسین منی وانا من الحسین'' کا مصداق تھا۔ وہ حسین رضی اللہ عنہ جو متفق علیہ حدیث پیغمبر الحسن و الحسین سید الشباب اھل الجنۃ کے ماتحت کسی غلطی کا مرتکب نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو سکتا تھا۔"

"اور وہ حسین رضی اللہ عنہ جو یادگار حضرت اسماعیل علیہ السلام اور معنی ذبح عظیم تھا۔ ہرگز اس کا مستحق نہیں کہ اس کے بالشان کارناموں پر پردہ ڈالنے کے لئے اس کی یادگار منانے اور اس کے غم میں آنسو بہانے پر مضحکہ کیا جائے۔"

پتے کی بات:

ہم اپنے فاضل دوست کی خدمت میں پھر عرض کریں گے کہ آپ پہلے ان دلائل کو ہماری مستند کتابوں سے بسند صحیح بیان فرمائیے پھر ان پر اپنے دعویٰ کی بنیاد رکھئے۔ ہمارے مخاطب ایڈیٹر صاحب اور مقالہ نگار ضرور جانتے ہیں کہ شیعہ کے مذہبی لٹریچر اور اہل سنت کے دفاتر حدیث و تاریخ میں بیشتر ایسی روایات ہیں جو پایہ تحقیق سے ساقط ہیں اور ہرگز ان کی یہ حیثیت نہیں کہ ان سے سند اور حجت پکڑی جائے اور ان رطب و یابس روایات کو بنیادی عقائد اور درجہ اول کی احادیث کے مقابلہ میں تسلیم کیا جائے۔ کیا پاروی صاحب شیعہ لٹریچر اور شیعی کتب احادیث میں مندرج ہر بات ماننے پر تیار ہوں گے؟

پھر یہ بھی بتایا جائے کہ اگر چند منٹ کے لئے ان روایات کو تسلیم کر بھی لیا جائے تو اس سے شہادت حسین رضی اللہ عنہ کے موقع پر آنسو بہانا یا کسی وقت ان کی دردناک شہادت کا تصور آ جانے پر اظہار غم کا ثبوت ملتا ہے۔ یا ہر سال مقررہ تاریخ پر نوحہ و ماتم اور تعزیہ وغیرہ کا۔

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

یہ بھی بتایا جائے کہ شریعت کا انحصار شارع علیہ السلام کے ارشادات پر ہے یا افراد امت کے خوابوں پر؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ عقدہ کشائی بھی کر دی جائے کہ جنوں کے نوحہ کرنے اور آسمان کے خون کے آنسو رونے کی خبر دینے والی ینابیع المودۃ قسم کی کتابیں کس پایہ کی ہیں اور کن مسلمہ محققین کی تصنیف ہیں۔

یاروی صاحب!:

اہل سنت تسلیم کرتے ہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دونوں لال جوانان جنت کے سردار ہیں لیکن اس سے یہ نتیجہ کیسے برآمد ہوا کہ وہ کسی غلطی کا ارتکاب نہیں کر سکتے۔

ہم جانتے ہیں کہ آپ لوگ عصمت ائمہ کے قائل ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ ہمیں اس مسئلہ میں آپ سے اختلاف ہے اور ہم ذات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور کو معصوم نہیں سمجھتے۔ مناسب یہ تھا کہ آپ جناب حسین رضی اللہ عنہ کی عصمت پر کوئی معقول اور مسلّمہ فریقین بات ارشاد فرماتے۔ یقین جانیئے کہ جب آپ ایسا کریں گے تو ہم پوری سنجیدگی کے ساتھ اس پر غور کریں گے۔ (ولاکن دونہ خرط القتاد)

ہم آپ کی توجہ اس طرف بھی مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ اگر سیّد الشباب اھل الجنۃ کے الفاظ سے حضرت حسنین رضی اللہ عنہ کی عصمت کا اثبات ہوتا ہے تو پھر خلع خلافت کے بعد جناب حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے جو سلوک روا رکھا گیا۔ اس کا جواز کیا ہے؟ اور جناب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنہیں سیّد الکھول الجنۃ کے لقب سے نوازا گیا ہے۔ (کتب اہل سنت) اور ان کے فضائل و مناقب فریقین کی کتب معتبرہ میں موجود ہیں۔ ان پر آپ حضرات کیوں برہم ہیں؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری سوال اور اس کا جواب:

اپنے مقالہ کے آخری میں پاروی صاحب اپنے مخاطب سے ایک اہم سوال کرتے ہیں کہ:

> ''حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیش کردہ قربانی منیٰ کے حدود سے آگے بڑھ کر تاقیامت مسلمانان عالم کے لئے سنت موکدہ اور بعضوں کے نزدیک واجب قرار پائی۔ جس کی سالانہ یادیں قبل از اسلام بھی جاری رہیں اور بعد اسلام بھی برقرار رہیں۔ جو عید الاضحیٰ اور مناسک حج سے ظاہر ہیں لیکن شہادت حسینی کی یادگار اگر ہر سال منائی جائے اور ہماری آنکھوں سے آنسو کے شرارے جاری ہوں تو آپ کے دل کو کیوں ٹھیس لگتی ہے؟''

ہم حیران ہیں کہ یہ دلائل کی کون سی قسم ہے کہ فلاں واقعہ کی یادگار منائی جاتی ہے لہٰذا فلاں واقعہ کی یادگار منانا بھی ثابت ہوا۔ بات کتنی صاف ہے کہ شریعت میں عبادت اور دین اسی بات کو کہا جائے گا جس کے لئے شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قول یا فعل کی سند موجود ہو۔ وگرنہ ہیچ! جس کام پر صاحب قرآن کا عمل نہ ہو وہ کام تو بلاشک وشبہ بدعت کہلائے گا۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ اسماعیلی علیہ السلام قربانی کی یادگار اسلام سے پہلے جاری تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے شرک وغیرہ کی آمیزش سے پاک کیا اور اسے اپنے امت کے لئے بحال رکھا۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے راہ خدا میں شہید ہونے والے حضرات کی قربانی کو قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھا ان کے مراتب کا اظہار فرمایا اور ان کی شہادت پر رنج والم کا اظہار بھی کیا۔ لیکن نہ تو ان واقعات میں دور جاہلیت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرح رب العالمین کا گلہ اور شکوہ کیا' نہ ہی ماتم اور سینہ کوبی کی۔ نہ ہی جزع فزع اور نالہ شیون سے رضا برقضا کو مجروح ہونے دیا اور نہ ہی ان شہداء کی باقاعدہ برسی منانے کا اہتمام فرمایا۔ بلکہ ان تمام امور کو ناجائز اور حرام قرار دیا اور اپنی اُمت کے لئے اظہار غم کے حدود معین فرما دیئے۔ پھر جن کی یاد میں یہ سب کچھ کیا جاتا ہے جب خود ان کے والد محترم (مولا علی رضی اللہ عنہ) اور ان کے فرزندان عزیز نے اپنے قول و فعل سے ان تمام مراسم کو خلاف اسلام اور حرام قرار دے دیا ہو تو بعد میں آنے والوں کا کیا حق ہے کہ ان حرکات کو اس امام عالی مقام کی محبت اور عقیدت کے نام پر سرانجام دیں جن کی آخری وصیت ہی یہ تھی کہ میری شہادت کے بعد "میرے غم میں نہ چاک گریبان کرنا' نہ منہ پر طمانچے مارنا اور نہ ہی سینہ کوبی کرنا۔" (کما مر آنفاً)

خاتمہ سخن:

ہم نے اختلافی مسائل پر گفتگو کے لئے جو تین اصول بیان کئے تھے اپنی ساری بحث کو انہی پر منحصر رکھا ہے۔

گذارشات کے خاتمہ پر ہم اپنے محترم مخاطب کی توجہ تیسرے اصول کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ:

> "اگر آپ حضرات کے عقیدہ میں یہ تمام امور جو محرم الحرام کی مجالس میں سرانجام دیئے جاتے ہیں جائز ہیں اور آپ کے خیال میں آپ کے پیش کردہ دلائل سے ان مراسم کا اثبات ہوتا ہے تو براہ مہربانی ان تمام مظاہر کے عدم جواز بلکہ ان کی حرمت اور کراہت پر جو دلائل ہم نے کتاب و سنت اور آپ کی قابل اعتماد کتابوں سے نقل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کئے ہیں اور جس تفصیل سے ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہ کے ارشادات جمع کئے ہیں۔ ان کی نسبت' جناب کا کیا خیال ہے؟ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم' امیر المومنین رضی اللہ عنہ' جناب امام حسین رضی اللہ عنہ' حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ' حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے ارشادات زیادہ اہمیت کے حامل ہیں یا جناب کے ادھر اُدھر کے حاصل کئے ہوئے غیر واضح، غیر متعلق اور غیر ثابت شدہ معلومات؟

میرے محترم پاروی صاحب:

امید ہے کہ آپ ہماری معروضات پر سنجیدگی سے غور فرمائیں گے۔

ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ یعنی

مراد ما نصیحت بود گفتیم!
حوالت با خدا کردیم و رفتیم!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معصوم غیر معصوم کی بیعت نہیں کر سکتا

ایک نیا موقف اور اس کا جائزہ!

نواسۂ رسول حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بلاشبہ مظلوم شہید اور جوانان جنت کے سردار ہیں اور شیعہ حضرات کو چھوڑیئے خود اہل سنت کے نقطہ نگاہ میں وہ اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک محترم فرد ہیں جن کی طہارت اور پاکیزگی پر کتاب اللہ ناطق ہے اور جن سے محبت اور عقیدت از روئے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہر مسلمان کے لئے واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس خاندان کو اس قدر شرف و سیادت سے نوازا ہے کہ کوئی دوسرا خاندان ان کی ہمسری کا تصور تک نہیں کر سکتا۔ حتیٰ کہ ان کے اشد مخالف اور سیاسی میدان میں ان کے حریف بھی ان کی خاندانی قدر و منزلت کے ہمیشہ معترف اور اس مقدس گروہ کے فضل و منقبت کا خلوت و جلوت میں اقرار کرتے رہے ہیں۔

اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور عقیدت اہل سنت کے بنیادی عقائد میں داخل ہے۔ اہل سنت والجماعت کے تمام گروہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی محبت کو ''سفینہ نوح'' یقین کرتے ہوئے اس کی محبت کو نجات اخروی کے لئے ضروری سمجھتے ہیں اور ان سے بغض و عداوت کو حرام اور موجب سلب ایمان خیال کرتے ہیں اور ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکباز ہستیوں پر ان کے مخالفین کے سب وشتم اور ان کے ایمان و اخلاق پر اعتراضات کا دفاع اپنا فرض سمجھ کر سرانجام دیتے ہیں۔ اسلامی تاریخ اور اہل سنت کے لٹریچر سے واقف حضرات جانتے ہیں کہ مشاہیر اہلسنّت نے اہل بیت کی مدح و ثناء کے عنوان پر ہزاروں صفحات پر مشتمل کتابیں مرتب فرمائی ہیں اور اسی موضوع پر دشمنان اہل بیت (خوارج) سے بارہا مناظرے کئے اور ان کے اعتراضات کے زبانی اور تحریری جوابات دیئے ہیں۔ انتہاء یہ ہے کہ بعض ائمہ اہل سنت نے اسی جرم (حب اہل بیت) کی پاداش میں اس انتہاء پسند گروہ (خوارج) کے ہاتھوں لرزہ خیز مصائب برداشت کئے اور بعض نے اس بدبخت گروہ کے ہاتھوں جام شہادت نوش فرمایا ہے اور تاریخ میں ایسی مثالیں بھی موجود ہیں کہ جب مدعیان اہل بیت اموی اقتدار کے خوف سے پابند تقیہ ہو گئے تو اہل سنت بزرگ ہی سرکار دربار میں فضائل اہل بیت کا اظہار کرتے اور اس جسارت کا خمیازہ بھگتتے رہے۔

لیکن شیعہ دوستوں کے بے انصافی ملاحظہ فرمایئے کہ:

"یہ حضرات ہمیشہ اہل سنت پر بغض اہل بیت کا الزام عائد کرتے رہے اور آج تک یہی رٹ لگائے جا رہے ہیں کہ اہل سنت کے قلوب حب اہل بیت سے خالی ہیں۔"

جس کی وجہ صرف یہ ہے کہ اہل سنت و الجماعت ان حضرات کے افراط و غلو کا ساتھ نہ دے سکے اور انہوں نے ہمیشہ حق اور اعتدال کو ملحوظ رکھا انہوں نے بیک وقت خوارج و روافض کی مخالفت تو برداشت کر لی لیکن مسلک حق اور نقطہ اعتدال سے سرمو انحراف گوارا نہ کیا اور دین حق کا یہی مزاج ہے۔ دیکھئے اسلام نے حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت نہ تو یہود کی توہین و تفریط کا ساتھ

19178

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا اور نہ ہی نصاریٰ کے غلو و افراط کی تائید کی بلکہ "عبدہ و رسولہ" کے الفاظ میں حقیقت اور اعتدال کی نقاب کشائی کی۔

شہادت حسین رضی اللہ عنہ بلاشبہ اسلامی تاریخ کا بہت بڑا المیہ ہے اور اس میں امت کے لئے عبرت اور موعظت کا ایک دفتر مستور ہے۔ لیکن امت کی بدنصیبی ملاحظہ فرمایئے کہ:

> "وہ اس شہادت سے مناسب درس لینے کی بجائے خود اس شہادت کو موضوع بحث بنا بیٹھی اور اس الجھن میں الجھ گئی کہ اس شہادت کی نوعیت کیا تھی؟ اور اس معرکہ قتال کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اور جناب حسین رضی اللہ عنہ کی اس بے پناہ قربانی کا محرک کیا تھا؟ اور ان کے اس خطرناک اقدام سے ان کی غرض و غایت کیا تھی؟"

اس امر پر اہل سنت اور شیعہ کافی حد تک اتفاق رکھتے ہیں کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے اس خوفناک اقدام کا مقصد یزید حکومت کی اصلاح اور نظام حکومت میں تبدیلی تھا اور آپ اہل کوفہ کی حمایت سے نظام خلافت میں انقلاب بپا کرنے کے خواہاں تھے۔ ان کے خیال میں یزید کی حکومت ناجائز طریق سے قائم ہوئی تھی اور اس حکومت میں حلال و حرام کا کوئی احترام نہ تھا اور حدود الہیہ کا نفاذ معطل تھا اور ان کی تحقیق میں اس حکومت نے شہری آزادی پر ناروا پابندیاں عائد کر رکھی تھیں اور بیت المال غلط مصرف میں استعمال ہو رہا تھا اور اس پر مستزاد یہ کہ ان کے علم و اطلاع میں خود یزید خلاف شرع کا مرتکب تھا اور اس کے مقرر کردہ عمال و حکام عدل و انصاف کی بجائے ظلم و جور سے حکومت کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا وہ مشہور خطاب جو انہوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنے احباب اور حر کی قیادت میں فوجی دستہ کے مشترک اجتماع میں ارشاد فرمایا۔ انہیں حقائق پر مشتمل ہے۔ مورخ طبری کے الفاظ میں آپ نے فرمایا:

"ایھا الناس! ان رسول اللہ ﷺ قال من رای سلطانا
جائرا مستحلا لحرم اللہ ناکثا لعھد اللہ مخالفا لسنة
رسول اللہ ﷺ بعمل فی عباد اللہ بالاثم والعدوان
فلم یغیر علیه بفعل ولا قول کان حقا علی اللہ ان
یدخله مدخله الاوان ھئولاء قدلزموا طاعة الشیطان و
ترکوا طاعة الرحمن واظھر والفساد و عطلوا الحدود و
استاثروا بالفئی واحلوا حرام اللہ و حرموا حلاله وانا
احق من غیر وقد اتتنی کتبکم و قدمت علی رسلوکم
بیعتکم تصیبوا رشدکم فاما الحسین بن علی وابن
فاطمة بنت رسول اللہ ﷺ نفس مع انفسکم واھلی
مع اھلیکم فلکم فی اسوة وان لم تفعلوا و تقضتم
عھدی و خلعتم بیعتی من اعناقکم فلعمری ماھی
لکم بنکر لقد فعلتموھا بابی واخی وابن عمی مسلم
والمغرور من اغتربکم فحظکم اخطاتم و نصیبکم
ضیعتم ومن نکث فانما ینکث علی نفسه و سیغنی اللہ
عنکم والسلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته○"

(طبری مطبوعہ مصر جلد ۴ ص ۳۰۴/۳۰۵)

یعنی "اے لوگو! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے ظالم، محرمات الٰہی کو حلال کرنے والے، خدا کے عہد کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توڑنے والے سنت رسول ﷺ کے مخالف اور خدا کے بندوں پر گناہ اور زیادتی سے حکومت کرنے والے بادشاہ کو دیکھا اور اس کو قولاً اور عملاً غیرت نہ آئی تو خدا کو حق ہے کہ اس کو اس بادشاہ کے ہمراہ دوزخ میں داخل کرے۔

لوگو! خبردار ہو جاؤ۔ ان لوگوں نے شیطان کی اطاعت اختیار کی ہے اور رحمان کی اطاعت چھوڑ دی ہے' ملک میں فساد پھیلایا ہے' حدود الٰہی کو بے کار کر دیا ہے۔ مال غنیمت میں اپنا حصہ زیادہ لیتے ہیں' خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کر دیا ہے۔ اس لئے مجھے غیرت آنے کا زیادہ حق ہے۔ میرے پاس تمہارے خطوط آئے تمہارے قاصد آئے کہ تم نے بیعت کر لی ہے۔ اور تم مجھے بے یارو مددگار نہ چھوڑو گے۔ پس اگر تم اپنی بیعت پوری کرو گے تو راہ راست کو پہنچو گے۔ میں علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ کا بیٹا حسین ہوں۔ میری جان تمہاری جانوں کے برابر اور میرے اہل تمہارے اہل کے برابر ہیں۔ میری ذات تم لوگوں کے لئے نمونہ ہے اور اگر تم ایسا نہ کرو گے اور اپنا عہد توڑ کر میری بیعت کا حلقہ اپنی گردن سے نکال دو گے تو میری عمر کی قسم یہ بھی تمہاری ذات سے بعید اور تعجب انگیز فعل نہ ہوگا تم اس سے پہلے میرے باپ' میرے بھائی اور میرے ابن عم مسلم کے ساتھ ایسا ہی کر چکے ہو۔ وہ فریب خوردہ ہے جو تمہاری فریب میں آ گیا۔ تم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنے فعل سے اپنے حصہ ضائع کر دیا۔ جو شخص عہد شکنی
کرتا ہے وہ گویا اپنی ذات سے عہد توڑتا ہے۔ عنقریب خدا
مجھ کو تمہاری امداد سے بے نیاز کر دے گا۔''

(ترجمہ از سیر الصحابہ جلد ششم ص ۱۸۱۔۱۸۲)

ہم نے جناب امام حسین رضی اللہ عنہ کا پورا خطاب اور اس کا ترجمہ محض اس لئے درج کیا ہے کہ معرکہ کربلا کا پس منظر حضرت کے اپنے الفاظ میں قارئین کے سامنے آ جائے اور اس امر کا اندازہ ہو سکے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے اس اہم اقدام کا مقصد خود آپ رضی اللہ عنہ کے خیال میں کیا تھا۔

لیکن افسوس کہ دنیا افراط و تفریط کا شکار ہو گئی اور شیعہ و خوارج نے جناب امام حسین رضی اللہ عنہ کے اس اقدام کو مقدس جہاد اور جنگ اقتدار بنانے کے لئے اس کی عجیب و غریب توجیہات کر ڈالیں اور نتائج کی پرواہ کئے بغیر جو دل میں آیا کہہ ڈالا۔ ایک گروہ نے اگر انہیں باغی اور واجب القتل کہا تو دوسرے گروہ نے اپنی بے جا عقیدت سے ان کی ''شہادت'' کو ''ذبح عظیم'' کا مصداق اور ''لا الہ'' کی بنیاد قرار دیا۔

اسی گروہ کے ایک صاحب سید بشر حسین بخاری ایڈیٹر ہفت روزہ ''المفید'' سرگودھا اپنے ایک تازہ مقالہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

''یہ کہنا کہ چونکہ یزید فاسق و فاجر تھا اس لئے سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے اس کی بیعت نہیں کہ سراسر غلط ہے اور بے بنیاد ہے۔ اگر یزید تقویٰ و پرہیزگاری کے بلند ترین مقام کا بھی حامل ہوتا تو فرزند رسول پھر بھی اس کی بیعت نہ کرتے کیونکہ معصوم کسی غیر معصوم کی بیعت نہیں کرتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام کسی غیر امام کی بیعت نہیں کرتا۔ امام حسین علیہ السلام کی عصمت و امامت پر قرآن شاہد ہے۔"

(۱/۸ جولائی ص ۲ کالم ۲)

ہمارے خیال میں بخاری صاحب کا یہ موقف حقیقت کے خلاف اور خود حضرت رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ موقف سے مختلف ہے۔ ان کے اپنے بیان سے یہ امر روز روشن کی طرح نمایاں ہے کہ اگر یزید کا انتخاب شورائی انداز سے عمل میں آتا اور یزید حکومت میں وہ نقائص نہ ہوتے جو انہوں نے مقام بیضہ کے خطبہ میں ارشاد فرمائے ہیں اور یہ حکومت کتاب و سنت کا احترام کرتی اور اس کے سربراہ بیت المال کے سلسلے میں امانت اور دیانت سے کام لیتے تو جناب حسین رضی اللہ عنہ کو نہ اس حکومت پر کوئی اعتراض ہوتا اور نہ ہی وہ اہل کوفہ کی ترغیب پر اس اہم اقدام کے لیے تیار ہوتے۔ اس کے برعکس محترم بخاری صاحب کے بیان کا مطلب یہ ہے کہ یزید کی حکومت جمہوری اور شورائی انداز سے قائم بھی ہوتی اور یزید اپنی ذات میں تقویٰ اور تقدس کا حامل بھی ہوتا اور حکومت عین اسلامی احکام و ہدایات کا احترام بھی کرتی تو بھی حسین رضی اللہ عنہ اس کے خلاف تحریک چلاتے اور اس گورنمنٹ کا تختہ الٹنے کے لئے بہرحال میدان میں آتے اور ظاہر ہے کہ یہ موقف نہ صرف حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ارشادات سے کوئی مطابقت نہیں رکھتا بلکہ اسوۂ اہل بیت سے یکسر مختلف اور مولا علی رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے عمل سے قطعی برعکس ہے۔

بخاری صاحب کے ارشاد کے مطابق جھگڑا صرف یہ تھا کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ معصوم اور یزید غیر معصوم تھا اور آپ امام اور وہ غیر امام تھا اس لئے آپ نے اس کی بیعت نہ کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت کے بعض خطابات سے یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ آپ اپنے آپ کو اور اپنے خاندان کو خلافت کا زیادہ اہل خیال کرتے تھے۔ لیکن آپ کے تمام خطبات اور بیانات میں اس کا اشارہ تک نہیں ملتا کہ آپ کے اس اقدام کا سبب معصوم، غیر معصوم کا امتیاز تھا اور نہ ہی انہوں نے کسی موقع پر اپنے آپ کو معصوم کہا ہے۔ آپکا یہ خیال محض قرابت نبوی کی بنا پر تھا۔ (دیکھئے طبری جلد ۳ ص ۳۰۳)

کتاب و سنت کی روشنی میں وہ بلاشبہ تقویٰ کے اعلیٰ مقام کے حامل اور تزکیہ و طہارت کے وصف سے موصوف ہیں لیکن یاد رہے کہ طہارت اور عصمت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ طہارت درجہ بدرجہ امت کے بے شمار افراد کو حاصل ہے اور قیامت تک اس کا حصول ممکن ہے۔ لیکن عصمت خاصہ نبوت ہے اور آنحضرت ﷺ کے بعد یہ منصب کسی اور کو حاصل نہیں۔

محترم مقالہ نگار نے اس مختصر سے اقتباس میں تین امور کا بطور دعویٰ ذکر کیا ہے۔

اوّل: قرآن مجید نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ معصوم کہا ہے۔

دوم: قرآن مجید نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو امام کہا ہے۔

سوم: معصوم اور امام غیر معصوم اور غیر امام کی بیعت نہیں کر سکتا۔

ہم محترم موصوف سے ان ہر سہ دعاوی کا قرآنی ثبوت سننا چاہتے ہیں۔ اُمید ہے کہ آپ ہمیں مایوس نہیں فرمائیں گے۔

ہم چند سطور قبل عرض کر چکے ہیں کہ ایڈیٹر ''المفید'' کا بیان کردہ موقف اسوۂ اہل بیت سے یکسر مختلف اور مولا علی رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے اسوۂ حسنہ کے قطعی برعکس ہے۔ ہمارے اس مجمل بیان کی تفصیل یہ ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیعہ نقطہ نگاہ میں آنحضرت ﷺ کے بعد امام مولا علی رضی اللہ عنہ دوسرے امام حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور تیسرے امام جناب حسین رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور ان ائمہ اثناء عشر کے علاوہ وہ تمام افراد امت کو غیر معصوم یقین کرتے ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ حضرات شیعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور جناب عثمان رضی اللہ عنہ کو (بزعم خود) غصب خلافت کے سبب اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بوجہ قتال مولا علی رضی اللہ عنہ انتہائی نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

پس بخاری صاحب کے اصول کے مطابق چاہیے تھا کہ یہ حضرات معصومین (حسنین اور ان کے والد) خلفائے ثلاثہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت نہ کرتے بلکہ جب یہ غیر معصوم لوگ کسی وجہ سے خلافت پر قابض ہو گئے تھے تو ان کے خلاف وہی اقدام کرتے جو حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کی حکومت کے خلاف کیا مگر افسوس کہ تاریخ کا فیصلہ اس کے برعکس ہے۔ بخاری صاحب کے موقف کو درست تسلیم کرنے کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ مولا علی رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے عمل میں تضاد ماننا پڑے گا بلکہ یہ بھی تسلیم کرنا ہوگا کہ خود حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے دو واقعات میں مختلف پوزیشن لی ہے۔ کیونکہ اوّل الذکر (مولا علی رضی اللہ عنہ) نے معصوم ہوتے ہوئے غیر معصوم اور امام ہوتے ہوئے غیر امام (خلفاء ثلاثہ) کی بیعت فرمائی۔ ان کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ اور ربع صدی تک پورے اخلاص کے ساتھ ان سے تعاون کیا ہے اور حضرات حسنین رضی اللہ عنہ نے اس کے علاوہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد امیر معاویہ کے ساتھ صلح اور ان کے ہاتھ پر بیعت فرمائی ہے اور نہ صرف بیعت بلکہ ان کے بیس سالہ دور امارت میں ان کے ساتھ امور مملکت میں پوری طرح ساتھ دیا ہے۔ ان کی امارت میں ہونے والے غزوات میں شرکت کی ہے۔ ان سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وظائف اور عطیات وصول کئے ہیں اور بارہا ان کے قصر خلافت میں مہمان رہے ہیں۔

اب ہمارے مخاطب کو یا تو ان حقائق سے انکار کرنا ہوگا یا یہ تسلیم کرنا ہوگا۔ کہ خلفائے ثلاثہ معصوم اور برحق امام تھے اور یہ بھی اقرار کرنا ہوگا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ معصوم تھے۔ کیونکہ اگر وہ معصوم نہ ہوتے تو امام معصوم جناب حسن رضی اللہ عنہ ان سے صلح نہ کرتے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ ان کے تتبع میں ان کی بیعت نہ فرماتے۔

ہمارے خیال میں شیعہ دوستوں کے لئے ائمہ اہل بیت کے متضاد رویہ میں تطبیق دینا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔ جب مولا علی رضی اللہ عنہ مختلف قبائل کی حمایت کے باوجود حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لیتے ہیں اور ان کے اور ان کے جانشینوں (عمر رضی اللہ عنہ وعثمان رضی اللہ عنہ) کے خلاف جنگ نہیں کرتے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ یزید کی بیعت پر آمادہ نہ ہوئے۔ اور اس کی پاداش میں بال بچوں سمیت شہادت پا گئے۔

اہلسنت کے نقطہ نگاہ سے معاملہ بالکل صاف ہے کہ معصوم نہ خلفائے ثلاثہ تھے اور نہ ہی ائمہ اہل بیت! لیکن خلفائے ثلاثہ کی خلافت شورائی تھی اور ان کے دور میں کتاب اللہ تعالیٰ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پوری طرح احترام تھا۔ بیت المال پوری دیانت اور امانت سے صرف ہوتا تھا' حدود الہیہ کا باقاعدہ اجراء اور عمال و حکام کا پوری طرح احتساب ہوتا تھا' عوام کو شہری آزادیاں حاصل تھیں اور یہ خلافتیں صحیح معنی میں منہاج نبوت پر کام کرتی تھیں۔ اس لئے مولا علی رضی اللہ عنہ اور ان کے اعزہ و اقرباء نے ان سے پوری طرح تعاون فرمایا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت میں خیر کا پہلو غالب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ اس لئے حضرات حسنین رضی اللہ عنہ اور ان کے خاندان نے ان سے صلح اور بیعت کر لی۔ لیکن حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے خیال میں یزید کی حکومت میں کچھ بنیادی خرابیاں تھیں۔ وہ اہل کوفہ کی تائید و حمایت سے اس کی اصلاح چاہتے تھے اور ان کی یقین دہانی سے (خطوط وغیرہ) میدان میں آئے۔ لیکن بدلے ہوئے حالات میں جب اہل کوفہ ان کا ساتھ چھوڑ گئے تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ اپنے آپ کو اصلاح سے معذور سمجھتے ہوئے میدان سے ہٹنے اور یزید سے صلح پر آمادہ ہو گئے۔ لیکن کوفہ کی سخت گیر انتظامیہ کی مزاحمت کے سبب معاملہ صلح کی بجائے شہادت تک جا پہنچا۔

ہماری توجیہ کے مطابق سارا معاملہ ٹھیک رہتا ہے نہ خلفائے ثلاثہ کی خلافت پر کوئی حرف آتا ہے اور نہ ہی مولا علی رضی اللہ عنہ پر تقیہ اور بزدلی کا الزام آتا ہے اور نہ ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے طرز عمل میں تضاد لازم آتا ہے۔ حق اور سچائی کا معیار بھی یہی ہے کہ اس کو تسلیم کرنے سے کوئی غلط نتیجہ لازم نہ آئے۔ کیونکہ جس بات کو تسلیم کرنے سے کوئی غلط نتیجہ لازم آئے وہ بات خود غلط اور باطل ہوتی ہے .... ہم نے نہایت اختصار کے ساتھ اس نئے موقف پر اپنا نقطہ نگاہ پیش کر دیا ہے۔ اُمید ہے کہ ہمارے شیعہ دوست ان گذارشات پر غور کریں گے اور ہمارے مخاطب بخاری صاحب اپنے موقف پر نظر ثانی فرمائیں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مروجہ ماتم اور اسلامی تعلیمات

ماہ محرم کا چاند طلوع ہوتے ہی ہر سال حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی یاد جس طریقہ سے منائی جاتی ہے اور جس نہج سے غم حسین رضی اللہ عنہ کا مظاہرہ کیا جاتا ہے ہم اسے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور اسوۂ حسین رضی اللہ عنہ کے خلاف تصور کرتے ہیں۔ محرم الحرام کی مجالس میں واقعات شہادت کو جس پس منظر کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے اور ان سے جو نتائج اخذ کئے جاتے ہیں۔ علم و عقل اور تاریخی حقائق ان کا ساتھ نہیں دیتے۔

اسوۂ حسنہ:

یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال و اخلاق اور آپ کے احکام و فرامین ہی قرآن کی عملی تفسیر تھے اور آپ کا فرض منصبی یہی تھا کہ اپنے قول و کردار سے ارشادات ربانی کی حدود متعین فرما دیں۔ پس آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کے احکام پر جس انداز میں عمل فرمایا کتب حدیث اور سیرت میں اس کے نقوش حسب ذیل ہیں:

سنی روایات:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری صاحبزادہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے انتقال پر ملال پر اپنے غم و اندوہ کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا:

یا ابراهيم انا بفراقك لمحزونون العين تدمع والقلب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یحسن ولا نقول الا ما یرضی ربنا○

''اے پیارے ابراہیم تیری جدائی انتہائی غمناک ہے' آنکھ آنسو بہا رہی ہے اور دل حزن و ملال سے بھرپور ہے لیکن زبان پر وہی کلمہ آئے گا' جو رضائے الٰہی کا موجب ہو۔''

آپ ﷺ نے دور جاہلیت کی ماتمی رسوم پر ان الفاظ میں پابندی عائد فرمائی:

لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاھلیة○

''جو شخص مصیبت میں اپنے رخسار پیٹے' جیب و گریبان پھاڑے اور دور جاہلیت کے بول بولے وہ میری اُمت سے خارج ہے۔''

آپ ﷺ نے رنج و غم کے اظہار کے حدود متعین کرتے ہوئے فرمایا:

وما کان من القلب والعین فمن اللہ وما کان من الید واللسان فمن الشیطان○

''یعنی غم و اندوہ کا اظہار دل کی پریشانی اور آنکھ کے آنسو سے جائز ہے' لیکن زبان کے آہ و فغاں اور ہاتھ کی حرکت (ماتم وغیرہ) سے ناجائز اور کار شیطان ہے۔''

شیعہ لٹریچر سے:

آپ جب خواتین سے اسلام کی بیعت لیتے تو جہاں شرک' چوری' زنا اور بہتان طرازی ترک کرنے کا عہد لیتے وہاں ولا یعصینك فی معروف کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقرار بھی کراتے۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی بیوی ام حکیم رضی اللہ عنہا نے اس کی وضاحت چاہی اور استفسار کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ! اس اجمال کی تفصیل فرمایئے تو حسب روایات شیعہ آپ نے فرمایا کہ:

لا تلطمن خدا ولا تخمشن وجها ولا تنتفن شعرا ولا تخرقن جيبا ولا تسودن ثوبا ولا تدعون بالويل والثبور○

(تفسیر قمی سورہ ممتحنہ اصول کافی حیات القلوب وغیرہ)

(یعنی کسی کی موت پر نہ رخسار پیٹو' نہ چہرہ نوچو' نہ بال اکھاڑو نہ گریبان پھاڑو' نہ کپڑے کالے کرو اور نہ ہی بین اور واویلا کرو کہ یہ سب چیزیں حرام ہیں)۔

حیات القلوب کے شیعہ مصنف ایک دوسرے مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی معراج کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"زنے را دیدم در صورت سگ و ملائکہ آتش در دبرش داخل مے کروند و ازد ہانش بیرون مے آیدو ملائکہ بگرزہائے آہنی سروگردنش رامی زدند فاطمہ صلوات اللہ علیہا گفت' اے پدرا مرا خبردہ کہ سیرت ایں زن چہ بود؟" گفت نوحہ کنندہ وحسود بود

(جلد دوم کتاب المعراج ص ۳۱۵)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے معراج کی رات ایک عورت کو کتے کی صورت جہنم میں دیکھا فرشتے اسے آگ کا سخت ترین عذاب دے رہے تھے اور آہنی گرز اس کی گردن اور اس کے سر پر مار رہے تھے۔ حضرت زہراء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضی اللہ عنہا نے پوچھا: ابا جان اس عورت کا گناہ کیا تھا؟ جس کی پاداش میں اسے یہ بدترین سزا مل رہی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ عورت حسد اور نوحہ کیا کرتی تھی!

کتب معتبرہ شیعہ میں امام محمد باقر رضی اللہ عنہ اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی روایت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو وصیت فرمائی ہے کہ:

"چون من بمیرم روئے خود را برائے من مخراش و گیسوئے
خود را پریشان مکن و واویلا مگو و برمن نوحہ مکن و نوحہ گراں را
مطلب اے فاطمہ رضی اللہ عنہا گریہ مکن وصبر پیشہ کن۔"

(حیات القلوب، جلاء العیون وغیرہ)

(بیٹی! جب میرا انتقال ہو جائے تو میری موت پر اپنا چہرہ نہ پیٹنا، بال نہ کھولنا، نہ ہی بالوں کو نوچنا، نوحہ اور ماتم نہ خود کرنا اور نہ ہی نوحہ گروں کو بلانا۔ بیٹی! آہ و فغاں قطعاً نہ کرنا، صبر کرنا اور گریہ وزاری ہرگز ہرگز نہ کرنا)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ارشادات:

ظاہر ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول و کردار یہ ہو اور آپ اپنے عمل و ارشادات سے قرآنی احکام کی وضاحت فرمائیں۔ اور اپنی زندگی میں پیش آمدہ مصائب و آلام کے وقت رنج و الم کے اظہار کی حدود متعین کر دیں تو خاندان رسالت اور ائمہ اہل بیت سے ناممکن بلکہ قطعی ناممکن ہے کہ وہ اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی کا ارتکاب کریں اور حدود الٰہی کو پھاند کر اپنی جانوں پر ظلم کریں بات تو اتنی ہی کافی ہے لیکن قارئین کرام کے مزید اطمینان کے لئے ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کی اولاد و احفاد کے چند ارشادات کتب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیعہ سے بطور نمونہ پیش کرتے ہیں کہ:

عن علی ابن ابی طالب قال نهی رسول الله ﷺ عن النیاحة ولا ستماع الیها○

(من لا یحضرہ الفقیہ باب مناہی النبی ﷺ)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے نوحہ کرنے اور ایسی مجالس میں شرکت کرنے اور نوحہ و ماتم سننے سے منع فرمایا ہے۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ کو غسل دیتے ہوئے فرمایا:

بابی انت وامی لقد انقطع بموتك مالم ینقطع بموت غیرك من النبوة واخبار السماء ولولا انك امرتنا بالصبر و نهیتنا عن الجزع لانفدنا علیك ماء الشئون○

(نہج البلاغۃ ص ۲۰۵ م تبریز)

''یعنی میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں' آپ کی وفات سے وہ وہ برکات ختم ہو گئی ہیں جو کسی اور کی موت سے ختم نہیں ہو سکتی تھیں۔ آپ کی موت سے نبوت بھی ختم ہوئی اور آسمان کی خبریں بھی ختم ہو گئی ہیں' حضور' اگر آپ نے ہمیں صبر کی تلقین نہ کی ہوتی اور نالہ و شیون سے روکا نہ ہوتا تو ہم رو رو کر سر اور آنکھوں کا پانی ختم کر لیتے۔''

جناب علی المرتضی رضی اللہ عنہ ایک خاص موقعہ پر اپنے احباب کو پانچ وصایا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد فرماتے ہیں جن میں پانچویں اور آخری وصیت یہ ہے۔

علیکم بالصبر فان الصبر من الایمان کالراس من الجسد ولا خیر فی جسد لاراس معه ولا فی الایمان لاصبر معه○

(نہج البلاغہ ص۲۷۲)

"اے میرے احباب! اپنے آپ پر صبر لازم کر لیجئے اور یقین کر لیجئے کہ صبر اور ایمان کا تعلق بعینہ جسم اور سر کی طرح ہے جس طرح سر کے بغیر جسم بیکار ہے ایسے ہی صبر کے بغیر ایمان بھی بیکار اور غیر مقبول ہے۔"

ایک اور مقام پر رشد و ہدایت نہیں بلکہ تہدید اور انتباہ کے انداز میں فرماتے ہیں:

من ضرب یده علی فخذه عند مصیبته حبط عمله○

(ایضاً ص ۲۷۷)

"جس نے مصیبت کے وقت اپنی ران پر ہاتھ مارا (یعنی رویا پیٹا) اس کے نیک اعمال کا اجر ضائع ہوا۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

من جدد قبر او مثل مثالا فقد خرج من الاسلام○

(من لایحضره الفقیہ ص ۶۰)

"کہ مصنوعی قبر بنانے والا اور قبر کی تشبیہ تیار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہید کربلا کی وصیت:

نانا جان ﷺ اور والد محترم کے انہی ارشادات کا اثر تھا کہ جناب حسین رضی اللہ عنہ نے کربلا کے ناقابل برداشت مصائب کو عزم و استقامت سے برداشت کیا اور اپنے قابل اعتماد احباب اور اپنے معصوم بچوں کو اپنی آنکھوں سے خاک وخون میں تڑپتے دیکھا لیکن حرف شکایت زبان پر نہ لائے۔ صبر و استقلال کی انتہاء یہ ہے کہ جب اپنی شہادت یقینی نظر آئی تو خواتین کے کیمپ میں تشریف لائے اور حسب ذیل الفاظ میں آخری وصیت ارشاد فرمائی۔

> ''میں آپ سب کو وصیت کرتا ہوں کہ جب میں شہید ہو جاؤں تو خبردار! میرے غم میں گریبان چاک نہ کرنا منہ پر طمانچے نہ مارنا اور نہ ہی سینہ کوبی کرنا۔''

(بحوالہ ذبح عظیم ص ۲۳۸)

ائمہ اہل بیت کا فرمان:

تقاضائے اختصار کے باوجود مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حادثہ کربلا کے بعد اس خاندان سعادت کے نامور بزرگوں (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ' امام محمد باقر رضی اللہ عنہ اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ) کے ارشادات پیش کر دیئے جائیں تاکہ مسئلہ پوری طرح نکھر جائے اور یہ بات پوری طرح واضح ہو جائے کہ جناب حسین رضی اللہ عنہ (شہید کربلا رضی اللہ عنہ) کے صاحبزادے اور پوتے اور پڑپوتے کا فتویٰ اور عمل کیا ہے؟ کیونکہ ان حضرات کے یہ ارشادات بہرحال حادثہ کربلا کے بعد کے ہیں۔

امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ:

امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ (علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصبر من الایمان بمنزلة الراس من الجسد فاذا
ذهب الراس ذهب الجسد کذالك اذا ذهب الصبر
ذهب الایمان○

(اصول کافی۔ کتاب الایمان والکفر۔ باب الصبر)

"یعنی صبر کا تعلق ایمان کے ساتھ ایسا ہی ہے جیسا سر کا
تعلق بدن کے ساتھ۔ سر جانے سے بدن بیکار ہے۔ اس
طرح صبر نہ رہے تو ایمان ختم ہے۔"

بالفاظ دیگر ماتم' واویلا اور نالہ وشیون سے ایمان برباد ہو جاتا ہے۔
نوٹ: اسی مضمون پر مشتمل مولا علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد نہج البلاغہ سے پہلے
نقل ہو چکا ہے۔

امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ:

عن ابی جعفر قال من اقام النواحة ولطم الوجه
والصدر وجر الشعر فقد ترك الصبر واخذ فی غیر
طریقه وهو ذمیم و احبط الله اجره وقال اشد الجزع
الصراخ بالویل والعویل○

(فروع الکافی ج ۳ ص ۱۲۱)

"امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ (ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: جس نے
نوحہ و ماتم کی مجلس منعقد کی اور چہرہ و سینہ کو پیٹا اور بال بکھیرے
وہ صبر چھوڑ چکا اور غیر اسلامی راہ پر چل پڑا اور ایسا شخص اللہ کے
ہاں قابل مذمت ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے اعمال ضائع کر
دیتا ہے۔ (کیونکہ ایسا شخص اللہ کی قضاء وقدر پر ناراضگی کا اظہار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے) اور امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ واویلا کرنا اور اونچی آواز سے رونا جزع ہے اور وہ حرام ہے کیونکہ اس سے صبر کی نفی ہوتی ہے۔"

ایک اور ارشاد:

قال ابو جعفر لماتو فی طاهر بن رسول الله نهی رسول الله ﷺ خديجه عن البكاء○

(فروع الکافی ج ا ص ۱۱۵)

ابو جعفر امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ کے صاجزادہ طاہر کا انتقال ہوا تو آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو رونے سے منع فرمایا:

نوٹ: جعفرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کی روایت آنحضرت ﷺ کی وصیت بنام حضرت زہرہ رضی اللہ عنہا پہلے درج ہو چکی ہے۔

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ:

عن ابی عبد الله قال قال رسول الله ﷺ من اطاع امراته اكبه الله تعالى على وجهه فى النار قيل ماتلك الطاعة قال ان تطلب الذهاب الى العرسات والنياحة والثياب الرقاق○

(فروع الکافی جلد ۲ ص ۲۲۳ م نول کشور)

ابو عبد اللہ (امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ) روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنی بیوی کا کہا مانے گا اللہ تعالیٰ اسے الٹا کر کے جہنم میں ڈالے گا۔ سننے والوں نے دریافت کیا۔ حضور! کس معاملے میں بیوی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا کہا ماننے پر یہ سزا دی جائے گی؟ فرمایا: یہ سزا اس شخص کے لئے ہے جو اپنی بیوی کو عرسوں میں اور ماتم کی مجالس میں جانے اور باریک کپڑا پہننے کی اجازت دیتا ہے اور ان معاملات میں بیوی کی فرمائش کا احترام کرتا ہے۔

کتاب وسنت کی روشنی میں اور ائمہ اہل بیت کے ارشادات کے آئینہ میں آپ خود ہی اندازہ فرمالیں کہ شہادت حسین رضی اللہ عنہ کے مروجہ ماتم کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

عنوان

۱- واقعہ کربلا

2- مناظرے ومباحثے - شیعہ وسنی

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹- جے ماڈل ٹاؤن- لاہور
19178
نمبر........

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہو اور تفرقے میں مت پڑو۔

مطبوعات

ادارہ ہذا کی طرف سے

حافظ محمد ابراہیم کمیرپوری رحمۃ اللہ علیہ

کی مندرجہ ذیل کتابیں عنقریب منصۂ شہود پر آرہی ہیں۔

فسانۂ قادیاں

مرزا قادیاں کے دس جھوٹ (مع جواب الجواب)

فضائل ومسائل رمضان المبارک

قربانی کی شرعی حیثیت اور پرویزی دلائل پر تبصرہ

مولانا ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور مرزا

٧
١

کلر میجک پرنٹرز
16-B ایبٹ روڈ، لاہور فون: 6375728

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ